REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۲۷ — شمارہ ۱۵

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر — محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۰ ارشہادت (اپریل)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۲ ر اپریل ۷۸ء کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے' الحمد للہ۔"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۔ ارشہادت (اپریل)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان تا حال حیدر آباد و کلکتہ وغیرہ کے سفر پر ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

درویشانِ کرام بفضلہ تعالےٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ ؛

۴ جمادی الاوّل ۱۳۹۸ھ — ۱۳ ر شہادت ۱۳۵۷ ہش — ۱۳ ر اپریل ۱۹۷۸ء

شری لنکا میں تبلیغی سرگرمیاں

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن شری لنکا

وکالت تبشیر اور مرکز قادیان کے ارشاد کے مطابق خاکسار مورخہ ۱۳ ر مارچ کو مدراس سے شری لنکا کے لئے روانہ ہُوا اور دُوسرے دن بعد دوپہر رامیشورم پہنچا۔ وہاں سے دُوسرے دن (۱۵ ر مارچ کو) بذریعہ بحری جہاز روانہ ہو کر اُسی دن، رات کے ۹ بجے شری لنکا کی بندرگاہ Thalai mannar پہنچا۔ وہاں خاکسار کو لینے کے لئے چند دوست تشریف لائے ہوئے تھے۔ وہاں سے رات کے ۱۰½ بجے بذریعہ ریل روانہ ہو کر دوسرے دن صبح ۱۱ بجے شری لنکا کے دار السلطنت کولمبو پہنچا۔ ریلوے سٹیشن میں کافی احباب استقبال کے لئے پہنچے ہوئے تھے۔

جزیرہ شری لنکا

قریباً ۱۸۰۰ مربع میل اس جزیرہ کی آبادی ایک کروڑ چالیس لاکھ ہے۔ یہاں کی آبادی میں ساٹھ فیصد بُدھ مذہب کے ماننے والے اور باقی چالیس فیصد ہندو مسلم عیسائیوں پر مشتمل ہیں۔ اس خوبصورت جزیرے کی آب و ہوا بہت معتدل اور صحت افزاء ہے۔ قدرتی مناظر بھی بہت ہی خوبصورت ہیں۔ یہاں کی زبان سنہالی ہے۔ اس کے علاوہ عام طور پر تامل اور انگریزی بھی بولی جاتی ہے۔

شری لنکا میں احمدیت

اس جزیرہ میں جماعت احمدیہ کا قیام سنہ ۱۹۱۵ء میں محترم حضرت مولوی غلام محمد صاحب بی۔ اے صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہُوا۔ آپ مارشس جاتے ہوئے تین ماہ کے لئے یہاں قیام پذیر ہوئے تھے۔ آپ کی مساعی کے نتیجہ میں دس افراد پر مشتمل ایک جماعت قائم ہوئی اُس وقت ایک دار التبلیغ کرایہ پر لے کر جاری کیا گیا۔ سنہ ۱۹۱۷ء میں باقاعدہ ایک پریس قائم ہُوا اُس وقت سے دُوتن (پیغام) کے نام سے تامل زبان میں ایک ماہنامہ کا اجراء ہُوا سنہ ۱۹۲۸ء میں اسلامیہ سورین (Islamic Surin) کے نام سے ایک اور رسالہ کا اجراء ہُوا۔ اب چند مہینوں سے یہ رسالے بند ہیں۔ اُس زمانہ سے لے کر ان ہر دو رسالوں کی ایڈیٹری کے فرائض محترم جناب عبد المجید صاحب فرماتے رہے ہیں۔ آپ بہت ساری کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ ۸۸ سالہ جواں ہمت یہ بزرگ اب بھی سرگرم عمل ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی عمر میں برکت دے۔ آمین

محترم جناب سید احمد صاحب مرحوم نے بھی اپنے صرفہ سے تامل زبان میں کثیر تعداد میں کتابیں تصنیف فرمائی تھیں۔

شری لنکا میں کولمبو اور نگمبو میں دو بڑی بڑی جماعتیں ہیں۔ ان کے علاوہ پسیالہ۔ پولانارو۔ اور پیتلم میں بھی ہماری جماعتیں ہیں۔ نیز کمبولہ۔ کانڈی وغیرہ مقامات میں بھی احمدی احباب رہتے ہیں۔

کولمبو

سنہ ۱۹۲۰ء میں یہاں مشن ہاؤس کیلئے ایک چھوٹی سی جگہ خریدی گئی تھی۔ اور سنہ ۱۹۶۵ء میں اس کو توڑ کر تین منزلہ عمارت بنائی گئی۔ جس میں دو ہال، لائبریری اور دار المطالعہ بھی ہیں۔

نگومبو

یہاں سنہ ۱۹۱۸ء میں جماعت کا قیام ہوا تھا۔ سنہ ۱۹۳۲ء میں ایک چھوٹی سی مسجد تعمیر کی گئی۔ سنہ ۱۹۶۱ء میں اس مسجد کو بہت وسعت دی گئی۔ اور بہت بڑی خوبصورت مسجد بنا دی گئی۔ مسجد کے ارد گرد احمدی گھرانے ہیں۔ نیز یہاں ایک محلہ کا نام ہی Ahmadiyya Garden ہے۔ جہاں معقول تعداد میں احمدی گھرانے آباد ہیں۔ بہرحال یہاں احمدیوں نے ایک اچھا رُوحانی ماحول قائم کیا ہُوا ہے۔

مُبلّغین

محترم حضرت مولوی غلام محمد صاحب بی۔ اے کے علاوہ محترم مولانا عبد الرحمٰن صاحب بی۔ اے۔ محترم مولوی اے۔ پی۔ ابراہیم صاحب۔ محترم مولانا بی۔ عبد اللہ صاحب فاضل۔ محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر اور مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب شاہد سیلونی بھی بطور مبلغ تبلیغی فرائض سر انجام دیتے رہے ہیں۔ محترم مولانا منیر صاحب ہی کے زمانہ میں سنہ ۱۹۵۱ء میں یہاں باقاعدہ مشن کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔

یہاں کچھ عرصہ سے مبلغ نہ ہونے کی وجہ سے جماعت میں کچھ جمُود طاری تھا۔ اس وجہ سے یہاں کی سنٹرل کمیٹی کی درخواستوں پر مرکز نے خاکسار کو عارضی طور پر مشن انچارج مقرر فرمایا۔ خاکسار نے مورخہ ۱۶ ر مارچ ۷۸ء کو یہاں آکر چارج لیا۔

(باقی دیکھئے ص۹ پر)

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ ۲۴ ر مارچ ۱۹۷۸ء

ربوہ ۲۴ ر امان (مارچ)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج جامع مسجد اقصیٰ میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور کے فرمودہ خطبہ جمعہ کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:-

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اسلامی تعلیم محض ایک فلسفہ نہیں ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ انسان اس پر عمل کر کے اپنی زندگی کے مقصد کو حاصل کرے۔ اس کا تعلق زندگی کے ہر شعبہ اور ہر پہلو سے ہے یہ افراد کو ان کی انفرادی ذمہ داریاں بھی بتاتی ہے۔ اور اجتماعی ذمہ داریوں سے بھی آگاہ کرتی ہے۔ یہ ایک کامل تعلیم ہے اسی لئے فرمایا کہ الخیر کلّہٗ فی القرآن (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کہ ہر قسم کی خیر اور بھلائی اس میں موجود ہے۔ لیکن محض ایک کتاب کافی نہیں ہے۔ جب تک کہ اس پر عمل کرنے کا نمونہ بھی موجود نہ ہو اور اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کا کامل نمونہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود میں موجود ہے۔ کیونکہ آپؐ انسانی زندگی کے ہر قسم کے حالات میں سے گذرے اور ہر حالت میں آپ نے کامل نمونہ پیش فرمایا۔ حضور نے فرمایا، کامل کتاب اور کامل نمونہ سے جو آخری نتیجہ نکلتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہم ان کی اتباع کرتے ہوئے اپنی تمام استعدادوں اور صلاحیتوں کی کامل نشوونما کر کے خدا کے اور اس کی مخلوق کے تمام حقوق کو ادا کریں۔ اور اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق اور محبت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ ظاہر ہے کہ اس کے لئے محض انفرادی کوشش کافی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں تعاونوا علی البرّ والتقویٰ کا حکم دیا گیا ہے۔

(آگے دیکھئے ص۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ؛

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۳ شہادت ۱۳۵۷ ہش

ایثار ــــ اور ــــ قربانی

ایثار کا مطلب ہے فرد کا اپنی ذات کو بھول جانا۔ اپنے ذاتی مفاد کو قومی اور جماعتی مفاد پر ترجیح دینا۔ اپنی ضرورت کو پیچھے ڈالتے ہوئے دُوسرے کی ضرورت کو مقدم رکھنا۔ اور قربانی کا مطلب ہے دُوسروں کا قُرب حاصل کرنے کے لئے، اُن کے راحت و آرام کے لئے اپنی جان۔ مال۔ عزت وغیرہ کو (جیسا بھی موقعہ ہو) بلا دریغ خرچ کرنا۔ اس کے لئے کسی طرح کے بدلہ کی خواہش دِل میں نہ لانا۔

دینی جماعت ہو یا دُنیاوی، وطن ہو یا قوم، اس کی شاندار ترقی اور سربلندی اُس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ اس کے افراد میں ایثار اور قُربانی کی رُوح نمایاں طور پر موجود نہ ہو۔ یہ دونوں وصف انسان کا زیور ہیں۔ اور اُن کے ساتھ ہی سچی انسانیت چمکتی ہے۔ اور بنی نوع انسان کے لئے حقیقی ہمدردی اور غمگساری ظاہر ہوتی ہے۔ یہ خوبی خالقِ فطرت نے انسان ہی میں بطریقِ اَتم پیدا کی ہے۔ وہ دُوسروں کے آرام و راحت کی خاطر اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر اپنے اندر ایک خاص قسم کی فرحت اور خوشی پاتا ہے۔ اسی سے انسان کی قدر و منزلت بڑھتی ہے۔ ایک آدمی جس نے ضرورت کے وقت، آپ کی مدد کی، ضرور ہے کہ آپ بھی خاص وقتوں میں اس کی مدد کریں۔

اس اعتبار سے آج دُنیا کی جو زیادہ تر شکایت ہے وہ یہی کہ اس زمانہ میں آپسی محبت و ... باقی رہی ہے۔ طبائع میں رُوکھاپن سا پیدا ہو رہا ہے۔ پچھلے وقتوں میں لوگ اس بات ... خوش پاتے تھے کہ وہ کسی کے کام آویں۔ اور دُوسروں کو اُن کی وجہ سے زیادہ سے زیادہ آرام ... ملے۔ لیکن آج دُنیا دن بدن لالچی اور خود غرض بنتی جا رہی ہے۔ ہر شخص مطلب کا بندہ بنتا جا رہا ہے۔ اگر اس بات کو کُریدا جائے تو اس کی تہہ میں بھی یہی کچھ نظر آئے گا کہ ایثار اور قُربانی کے اوصاف جو انسانی سوسائٹی کو بلند کرتے ہیں۔ اور ان کی وجہ سے قوم من حیث المجموع ترقی کی طرف بڑھتی ہے، ان کا فقدان ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان اوصاف کو پھر سے زندہ کیا جائے۔ یہی دونوں وصف ہیں جو اس وقت انسانیت کی کھوئی ہوئی قدروں کو دوبارہ لا سکتے ہیں۔

دُنیا کی تاریخ میں ایسی مثالیں بکثرت ملتی ہیں کہ سینکڑوں افراد نے خود طرح طرح کی مصیبتیں برداشت کیں، دُکھ اُٹھائے۔ تکالیف سہیں، محض اس لئے کہ دُوسرے آرام پائیں۔ وہ بھول گئے ذاتی منافع کو۔ وہ بھول گئے اپنی ذات کو۔ اُنہوں نے قومی اور مُلکی مفاد کو اپنی ذات پر مقدم کر لیا۔ نتیجہ یہ ہُوا کہ جب قوم اور جماعت سربلند ہوئی تو ساتھ ہی اُن کا بھی وقار قائم ہُوا۔ انہیں بھی عزت ملی۔ پس یہ بات اچھی طرح پلّے باندھنے کی ہے کہ قومی اور جماعتی عزت میں ہی افراد کی عزت ہے۔ اور اگر قوم اور جماعت سے ہٹ کر عزت چاہو گے تو یہی خود غرضی ہے۔

عملی میدان میں سب سے پہلے قدم پر جس چیز کی ضرورت ہے وہ یہی کہ افراد قُربانی کریں۔ وہ اپنے بعض قسم کے جائز حقوق کو قوم یا ملک یا جماعت کی خاطر چھوڑ دیں۔ اِس طرح اپنے مستقبل سے بے نیاز ہو کر اصل کام میں لگے رہیں۔ ایک وقت آئے گا کہ اُن کے اِس استقلال اور پامردی کے نتیجہ میں قوم کی اکثریت ان اوصاف سے متصف ہو جائے گی تب قُربانی کرنے والوں اور ایثار کا اعلےٰ نمونہ دکھانے والوں کو بھی سر آنکھوں پر رکھا جائے گا۔

اِس سلسلہ میں اسلام کی تاریخ میں بڑے ہی قابلِ قدر عملی نمونے ملتے ہیں۔ ضرورت ہے اس بات کی کہ ہم سب اپنی عملی زندگی میں اُن کو مشعلِ راہ بنائیں۔ ایثار ہی کو لے لیں۔ اسلام کے بالکل ابتدائی دور کا واقعہ ہے کہ جب مکّہ میں ایمان لانے والوں کو سخت تکالیف دی جاتی تھیں اُن کا وہاں رہنا ناممکن بنا دیا گیا۔ حالات کی مجبُوری سے انہیں اپنا عزیز وطن چھوڑنا پڑا۔ ظالموں نے اُن کے مال و متاع چھین لئے۔ جائیدادوں سے اُنہیں محروم کر دیا۔ مگر وُہ اپنے سینوں میں ایمان کی دولت لئے مدینہ پہنچے۔ ایسے موقعہ پر مدینہ کے مُسلمانوں نے ایثار کا جو نمونہ دکھایا اُسے قرآن کریم نے جن شاندار الفاظ میں ہمیشہ کے لئے ریکارڈ کر دیا، وہ یہ ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (حشر: ۱۰)

یعنی انصار کی یہ حالت ہے کہ خود تکلیف اُٹھا کر بھی اپنے مہاجر بھائیوں پر خرچ کرتے ہیں۔ وُہ اپنے نفسوں کو بھول جاتے ہیں۔ اپنی ضرورت کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ خود تنگی ترشی سے گزارا کر لیتے ہیں۔ لیکن اپنے مہاجر بھائیوں کی ضرورت کو مقدم کرتے ہیں۔ انصار کے اس عملی نمونہ کی تفصیل بیان کرنے کی یہاں گنجائش نہیں۔ اور نہ ہی یہ واقعات ایسے ہیں جن سے دُنیا ناواقف ہو۔ ہماری غرض تو اس وقت صدرِ اسلام کے مخلصین کے عملی نمونہ کی طرف اشارہ کرنے سے تھی اور یہ بتانا مقصود تھا کہ ایثار کے صحیح مفہوم اور اس کے تقاضوں کو اگر دُنیا میں کسی نے بہتر طور پر سمجھا اور اس کا عملی نمونہ دکھایا تو یہی زندہ جاوید صحابہ کرامؓ ہی کی جمعیت تھی جنہیں پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور صُحبت سے ایسے شاندار اخلاق کا نمونہ دکھانے کی توفیق ملی۔

اگرچہ صحابہ کرامؓ کے ایثار کے واقعات بے شمار ہیں۔ جن میں سے ایک ایک بات بے نظیر ہے۔ تاہم بطور نمونہ ایک واقعہ جنگِ اُحد سے تعلق رکھتا ہے۔ بطور مثال سُن لیں، اس جنگ میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہؓ شہید ہو گئے تو اُن کی حقیقی بہن حضرت صفیہؓ نے اپنے بیٹے حضرت زُبیرؓ کو دو چادریں دیں کہ ان میں حضرت حمزہؓ کو کفن دیا جائے۔ جب اُن کو کفن دیا جا رہا تھا تو حضرت زُبیرؓ نے دیکھا کہ حضرت حمزہؓ کے قریب ہی ایک انصاری شہید کا جنازہ ہے جس کے لئے کفن میسّر نہیں۔ اس پر آپ کو یہ بات گوارا نہ ہوئی کہ اپنے ماموں کو تو دو چادریں پہنا دیں اور پاس ہی ایک انصاری شہید بغیر کفن کے رہے۔ چنانچہ انہوں نے ایک چادر اُن کے لئے دے دی۔ لیکن حضرت حمزہؓ اچھے قد آور تھے اور یہ ایک چادر اُن کے لئے کافی نہ تھی۔ سر چھپاتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور پاؤں چھپاتے تو سر ننگا ہو جاتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا۔ "چادر سے چہرہ ڈھانک دو اور پاؤں پر گھاس اور پتے ڈال دو۔"

اللہ! اللہ!! یہ کیسے لوگ تھے کہ شدید غم کی حالت میں بھی جبکہ بسا اوقات انسان اپنے ہوش و حواس کھو دیتا ہے۔ اُنہیں اپنے بھائیوں کا اس قدر خیال رہتا تھا کہ مُردوں میں بھی امتیاز گوارا نہ کرتے۔ اور اُن کی ضروریات سے آنکھیں بند نہ کر سکتے تھے۔

دُوسرے نمبر پر قربانی کی بات آتی ہے۔ یہ قُربانی ہی ہے جو دُوسروں کے دِل جیت لیتی ہے۔ اسی سے جماعتوں، قوموں اور مُلکوں کی عزت اور وقار بلند ہوتے ہیں۔ اُن کی قسمتیں پلٹتی ہیں۔ اگر نوجوان قوم کی خاطر اپنی جانوں کی قُربانی نہ دیں، مالدار اپنے مالوں کو پیش نہ کریں، عالم اپنے علم کو قومی مفاد کے لئے خرچ نہ کریں۔ تو اس قوم سے بڑھ کر احمق اور بے وقوف اور کوئی نہ ہوگا۔

قُربانیوں کے میدان میں بھی صحابہ کرامؓ کا نمونہ سب کے لئے قابلِ تقلید ہے۔ یہ لوگ اپنی بے نظیر جانی و مالی قُربانیوں کی بدولت صفحۂ تاریخ پر ہمیشہ کے لئے اپنے نام چھوڑ گئے۔ ان لوگوں نے دین کی خاطر اپنی جانیں قربان کیں۔ اور اس راہ میں بھیڑوں اور بکریوں کی طرح ذبح کئے گئے۔ مگر سب نے خوشی خوشی جانیں دیں۔ اور اس موقعہ پر اگر مُنہ سے کچھ نکلا تو بس یہی کہ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ "کعبہ شریف کے ربّ کی قسم، مَیں تو اپنی مُراد کو پا گیا۔"

جانی قُربانیوں کے ساتھ ساتھ صحابہ کرامؓ نے مالی قُربانیاں پیش کرنے میں بھی ایسا ہی بے نظیر نمونہ دکھایا۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عُمرؓ کا راہِ خُدا میں اپنے اموال دے دینے کے مقابلہ کا واقعہ تو بہت ہی مشہور ہے۔ جبکہ ایک موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مالی تحریک فرمائی گئی تو حضرت عمرؓ نے اپنے دِل میں فیصلہ کیا کہ آج میں حضرت ابوبکرؓ سے بڑھ کر قُربانی پیش کروں گا۔ وہ گئے اور اپنے گھر سے اپنا آدھا اندوختہ لا کر حضورؐ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اُسی وقت حضرت ابوبکرؓ بھی لائے اور پیش کیا۔ حضورؐ نے حضرت عمرؓ سے دریافت فرمایا کہ کس قدر مال لائے۔ تو عرض کیا، حضورؐ! آدھا مال لے آیا ہوں اور آدھا گھر میں ضروریات کے لئے چھوڑ آیا ہوں۔ جب حضورؐ نے حضرت ابوبکرؓ سے یہی سوال دریافت فرمایا تو عرض کیا، حضورؐ! اپنا سارا اثاثہ ہی اُٹھا لایا ہُوں۔ اور گھر میں سوائے اللہ کے نام کے اور کچھ باقی نہیں رہنے دیا۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مَیں اِس بڈھے سے قُربانی میں سبقت نہیں لے جا سکتا۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے دلوں میں دین کے مقابلہ میں دُنیا کی چیزوں اور مال و منال سے چنداں محبّت نہ تھی۔ اِسی لئے تو وہ بے دریغ خرچ کرتے چلے گئے۔

حقیقت یہ ہے کہ مالی قُربانی اُس وقت تک ممکن ہی نہیں جب تک کہ انسان کے دِل میں مال کی محبت سرد نہ ہو جائے۔ اور جس چیز کے لئے مال خرچ کیا جاتا ہے اس کی قدر و منزلت انسان کے دِل میں بہت زیادہ بڑھی ہوئی نہ ہو۔ یہی وہ اصل رُوح ہے جو انبیاء و مرسلین اور اُن کے حقیقی جانشین قوم کے اندر پھُونکتے ہیں۔ تب خدا کی رضا اور خوشنودی کے حصُول کی غرض سے مومن اور مخلص بے دریغ اپنے اموال کو اُس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اور خرچ کرتے وقت دِل میں نہ تو کسی طرح کی تنگی یا انقباض محسوس کرتے ہیں۔ اور نہ اپنا قدم پیچھے ہٹاتے ہیں۔ بلکہ ایسی بشاشت اور تسکین پاتے ہیں جسے لفظوں میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ اور یہی حقیقی ایمان کا تقاضا ہے۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ ٭

خطبہ جمعہ

اِسلامی شریعت ایک کامل شریعت ہے جس میں ہمارے ہر شعبۂ زندگی کیلئے بزرگی اور شرف کے سامان رکھے گئے ہیں

ماضی میں مسلمانوں نے جو دُنیوی ترقیات حاصل کیں وہ اُنہیں قرآنی تعلیم پر عمل کرنے کے نتیجہ میں ہی نصیب ہوئی تھیں

ہمیں اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اُس شرف و بزرگی کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے جو ہمارے لئے اُس نے مقدر کی ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۶ فتح ۱۳۵۶ ہش مطابق ۱۶ دسمبر ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے یہ آیہ کریمہ پڑھی :-

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۔

(الانبیاء آیت ۱۱)

اور پھر فرمایا :-

اسلامی شریعت ایک کامل شریعت ہے اس میں انسان کے لئے کسی قسم کی تنگی اور حرج نہیں ہے بلکہ یہ اعلان کیا گیا ہے کہ یہ شریعت ہر پہلو سے تمہارے لئے

بزرگی اور شرف کے سامان

پیدا کرتی ہے۔

اسلامی شریعت جہاں رُوحانی ترقیات پر روشنی ڈالتی ہے اور اُن کے حصول کے لئے ہدایت دیتی اور نصیحت کرتی ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی جو دُنیوی نعماء ہیں اُن سے بھی انسان کو محروم نہیں کرتی اور اس کے لئے ہمیں یہ دُعا سکھائی

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔

دُنیا کی حسنات کے لئے کوشش کرنے کا بھی حکم ہے۔ ہماری دُعا تدبیر اور تدبیر دُعا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم شریعت کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق حسنات دُنیا کے حصول کی کوشش کرو لیکن صرف اپنی کوششوں پر بھروسہ نہ رکھو بلکہ دُعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس بات کی ہدایت دے اور پھر ایسے طریقوں سے تمہیں وہ دُنیوی حسنات عطا کرے جو تم پر خدا تعالیٰ کے قُرب کی راہیں کھولنے والی ہوں اور خُدا سے دُور لے جانے والی نہ ہوں۔

پس تم دُعا کرو کہ حقیقی معنے میں جو حسنات ہیں وہ تمہیں ملیں یعنی محض کوشش اور تدبیر ہی نہ کرو بلکہ دُعا بھی کرو۔ چنانچہ

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً

کے الفاظ میں خدا نے خود ہی دُعا سکھا دی اور چونکہ دُنیا کی اس مختصر سی زندگی کے بعد ایک نہ ختم ہونیوالی اُخروی زندگی ملنی ہے اس لئے ساتھ ہی وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً اُخروی حسنات کے ملنے کا بھی ذکر کر دیا اور پھر وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کے الفاظ میں اُخروی زندگی کی تکالیف سے بچنے کا بھی ذکر ہے۔ بہرحال جب ہم دُنیوی لحاظ سے سوچتے ہیں تو اسلامی تعلیم ہمارے لئے دُنیوی حسنات اور شرف اور بزرگی کے سامان پیدا کرتی ہے بشرطیکہ

انسان کی تدابیر

دُعاؤں کی بنیاد پر استوار ہوں۔

دُنیوی حسنات میں سے مثلاً تجارت ہے۔ اسلام میں تجارت کے جو اصول بتائے گئے ہیں اُن پر عمل پیرا ہو کر تجارتیں کامیابی سے چلتی ہیں۔ اگرچہ کامیابی کی سب سے بڑی ضمانت تو دُعا ہے لیکن اس کے جو دوسرے اصول بتائے گئے ہیں اُن کو بھی مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ مثلاً دیانتداری ہے۔ اسلام نے اس بات پر بڑا زور دیا ہے کہ لین دین میں دیانتداری سے کام لو اور کوئی کھوٹ نہ ہو نہ طبیعت میں کھوٹ ہو اور نہ مال میں تو اس سے تجارت خوب چمکتی ہے۔ چنانچہ دُنیا کی تجارت کی تاریخ پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں تجارت میں وہی افراد اور قومیں کامیاب نظر آتی ہیں جن کی ساکھ قائم تھی۔ وہ جو کچھ کہتے تھے اس کے مطابق مال سپلائی کرتے تھے لیکن اگر یہ ساکھ نہ ہو تو تجارت چل نہیں سکتی۔ مثلاً چند دن ہوئے اخبار میں یہ خبر آئی تھی کہ فیصل آباد میں حکومت نے مسالے بنانے والی ایک کمپنی پر چھاپہ مارا تو اخبار کے کہنے کے مطابق اُنہیں پتہ لگا کہ ایک من ہلدی میں صرف تین سیر ہلدی ہے اور باقی گند ڈالا ہوا ہے۔

پس یہ جو تجارتی بد دیانتی ہے اور اشیائے خوردنی میں کھوٹ کی ملاوٹ ہے اس سے تجارت چمکتی نہیں۔ اسی لئے جن خطوں میں تجارتی لحاظ سے بد دیانت دماغ ہیں اُن کی

تجارت کا گراف

اس طرح بنتا ہے کہ شروع میں وہ بڑی دیانتداری کے ساتھ اچھی طرح گاہکوں کو دیتے ہیں۔ لیکن جب اُن کی تجارت چمک اُٹھتی ہے تو پھر وہ دھوکا دہی کے ذریعہ سے پیسے کمانے لگتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر وہ دیوالیہ ہو جاتے ہیں کیونکہ جب لوگوں کو پتہ لگتا ہے کہ ہلدی کے علاوہ اس میں مضر صحت چیزیں بھی پڑی ہوئی ہیں تو لوگ ایسا مال نہیں خریدیں گے۔

آج کی دُنیا میں ترقیات کا ایک بہت بڑا حصہ بین الاقوامی تجارت سے وابستہ ہے اور بین الاقوامی تجارت صرف ساکھ پر قائم ہے مثلاً یہاں کا آدمی انگلستان سے مال منگواتا ہے اور انگلستان والا پاکستان سے مال منگواتا ہے یا اس سے بھی دُور دراز کے علاقے ہیں وہاں سے سامان آتا اور جاتا ہے۔ اگر اس میں دیانتداری سے کام نہیں لیا جائے گا تو شاید عارضی طور پر کچھ فائدہ ہو جائے لیکن انجام کار پریشانیاں اُٹھانی پڑیں گی۔ انکوائریاں ہوں گی۔ مقدمے چلیں گے۔ پس مستقل کامیابی اس قسم کی بد دیانت تجارت میں ہمیں نظر نہیں آتی۔

تجارت کے لئے فراست کی بھی ضرورت ہے اور یہ تو ہے ہی

اللہ تعالیٰ کی عطاء

اور دُعا ہی سے مل سکتی ہے یا دُعا سے قائم رہ سکتی ہے۔ ایک بزرگ صحابی جو کسی زمانے میں مکہ اور مدینہ کی گلیوں میں پیٹ پر پتھر باندھ کر پھرتے تھے مگر بعد میں اُن کے اموال میں اللہ تعالیٰ نے بہت برکت ڈال دی اور وہ اسی کتاب کی وجہ سے تھی جسے خُدا تعالیٰ نے نازل کیا اور فرمایا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ اس میں تمہاری بزرگی اور شرف کے سامان رکھے گئے ہیں۔ پس صحابہ رضوان اللہ علیہم کو جو بزرگی اور عزت حاصل ہوئی تھی وہ اس کتاب کے ذریعہ ملی تھی۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کے حضور جُھک کر اور خدا سے برکات حاصل کر کے تجارت میں بھی فراست پائی تھی چنانچہ اس بزرگ صحابی رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے کہ جب مدینہ میں اموال آئے اور وہاں بڑی دولت جمع ہو گئی اور تجارت کی ایک بہت بڑی منڈی بن گئی تو اس منڈی میں ایک صبح کو کچھ تجار ایک لاکھ اونٹ لے کر آ گئے تو انہوں نے جا کر سودا کر لیا۔ ان کے دوست ایک اور صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا میں باہر گیا ہوا تھا میں نے ان اونٹوں کو باہر دیکھا تھا لیکن چونکہ اس بات کی اجازت نہیں کہ منڈی میں آئے بغیر سودے ہوں اس لئے میں نے ان سے کوئی بات نہیں کی لیکن میری نیت یہ تھی کہ جب یہ اونٹ منڈی میں آ جائیں گے تو میں خریدوں گا لیکن

تم پہلے پہنچ گئے اس لئے تم نے خرید لئے۔ انہوں نے کہا اب تم لے لو۔ کہا کس دام پر۔ بولے جس دام میں مَیں نے لئے ہیں سوائے اُس کے کہ ان کی نکیلیں مجھے دیدو۔ تو اگر ایک نکیل کی قیمت ایک روپیہ ہو تو چند منٹوں میں اُن کو ایک لاکھ روپے کا فائدہ ہوگیا۔ اگر فی نکیل اٹھنی سمجھ لی جائے تب بھی پچاس ہزار روپے کا فائدہ ہوگیا۔

پس جو خدا داد فراست ہے اس کا اثر

دُنیوی مال و دولت کی تجارت

میں بھی نظر آتا ہے۔ اس کا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً کے ساتھ تعلق ہے۔ تاریخ اسلام میں ہمیں اس قسم کی کئی مثالیں ملتی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ اُس زمانے میں مسلمانوں کی تجارت بھی خوب چمکی اور اسی طرح ہر دوسری چیز میں بھی جو دُنیوی حسنات میں شامل ہے انہوں نے بہت ترقی کی ہے۔ مثلاً زراعت ہے اس میں مسلمانوں نے بہت ترقی کی۔ سپین میں مسلمانوں نے بڑی ترقی کی۔ اگرچہ مسلمانوں کو وہ ملک چھوڑنا پڑا اور اُس وقت ان پر بڑا ظلم ہوا لیکن اپنے زمانہ حکومت میں انہوں نے درختوں پر بعض ایسے پیوند کیے جو حیرت انگیز تھے۔

انہوں نے بادام وغیرہ کے درختوں پر گلاب کا کامیاب پیوند کیا۔ چنانچہ جس طرح آڑو اور بادام کے بڑے بڑے درخت ہوتے ہیں اسی طرح وہاں گلاب کے درخت تھے جن پر گلاب کے پھول لگتے تھے۔ غرض شجرکاری اور پھول اُگانے اور ترکاریاں وغیرہ لگانے کے میدان میں مسلمانوں نے جو ترقی کی اُس کو دیکھ کر اب بھی دنیا حیران رہ جاتی ہے۔ یہ بھی ایک حیرت انگیز دنیوی حسنہ ہے جو اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کے نتیجہ میں مسلمانوں کو نصیب ہوئی۔

غرناطہ میں الحمراء نامی ایک بہت ہی خوبصورت محل ہے جسے ایک مسلمان بادشاہ نے تعمیر کروایا تھا۔ بعد میں بعض دوسرے مسلمان بادشاہوں نے اس میں بعض حصے بڑھائے تھے۔ یہ وہی محل ہے جس کی دیواروں پر لَاغَالِبَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَلْحُکْمُ لِلّٰہِ۔ اَلْقُدْرَۃُ لِلّٰہِ۔ اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ وغیرہ خدا تعالیٰ کی بلند شان کے کلمات بڑی [illegible]تی کے ساتھ لکھے ہوئے ہیں۔ یہ کیوں لکھے گئے تھے۔ یہ بھی

ایک عظیم واقعہ

ہے لیکن اس وقت وہ میرے مضمون سے تعلق نہیں رکھتا۔ یہ محل ایک پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہے جہاں پانی کا کوئی چشمہ نہیں تھا اور چونکہ درختوں اور پھولوں اور سبزے میں [illegible] کی قدرتوں کے جلوے نظر آتے ہیں اس لئے انہوں نے وہاں باغ لگانا تھا [illegible] کے بغیر اُن کے لئے محل بے معنی تھا اور کوئی چشمہ وہاں تھا نہیں تو انہوں نے ایک حیرت انگیز انتظام کیا۔ اس پہاڑ سے چند میل پر ایک وادی ہے جس میں سے گزر کر دوسری طرف بہت اونچے پہاڑ ہیں جو ہر وقت برف سے ڈھکے رہتے ہیں۔ مَیں نے خود اُن کو دیکھا ہے محل میں کھڑے ہوں تو وہ سامنے نظر آتے ہیں جس وقت مَیں گیا ہوں گرمیوں کے دن تھے اور گرمیوں میں بھی برف سے ڈھکے ہوئے تھے۔ برف کا نچلا حصہ جب پگھلتا ہے تو کچھ تو برفانی نالوں کی شکل میں بہنے لگتا ہے اور کچھ زمین کے اندر جاکر زمین دوز نہریں بن جاتی ہیں جن کو ہم چشمے کہتے ہیں۔ چنانچہ اُس وقت کے مسلمان انجنیئروں نے برف پوش پہاڑوں سے کوئی چشمہ نکالا اور اس پہاڑ کے اوپر لے آئے جہاں بادشاہ نے محل تعمیر کروانا تھا اور یہ انتظام اب تک قائم ہے۔ مَیں دیکھا ہے کہ ایک اچھا خاصا راجباہ ہے جس میں پانی بہہ رہا ہوتا ہے۔ اگر پانی میسر نہ آتا تو وہاں نہ کوئی درخت اُگ سکتا تھا نہ گھاس اُگ سکتی تھی۔ نہ سبزیاں اُگ سکتی تھیں اور نہ پھول اُگ سکتے تھے۔ اور انہوں نے یہ انتظام ایسے کیا آج کا سائنسدان بھی اسے دیکھ کر حیران ہو جاتا ہے اور اُسے یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ مسلمانوں نے

پہاڑ کی چوٹی پر

پانی کس طرح پہنچا دیا۔ چنانچہ لوگ اس کو چھیڑتے نہیں کیونکہ ان کو خطرہ ہے کہ اگر انہوں نے اس کو چھیڑا تو یہ نہ ہو کہ پھر پانی آنا ہی بند ہو جائے۔ پس یہ

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً

کی دُعا کی برکت ہے جو مسلمانوں کو سکھائی گئی اور یہ اسی دُعا کا نتیجہ ہے کہ مسلمان ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ پر معجزانہ طور پر پانی لے گئے جس میں خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک عجیب نظارہ ہے۔

پس اسلامی تعلیم کے اندر ہمارے لئے ہر شعبۂ زندگی میں بزرگی اور شرف کے سامان رکھے گئے ہیں۔ یہ کوئی چٹی نہیں ہے اور نہ اس میں ہمارے لئے کوئی حرج ہے بلکہ اس میں ہمارے لئے رحمت کے سامان ہیں۔ فارسی کا محاورہ ہے

کسب کمال کُن کہ عزیزِ جہاں شوی

کمال حاصل کرو گے تب تمہاری بزرگی قائم ہوگی۔ جہاں تک انسانی جسم کا تعلق ہے اس کو مضبوط کرنے اور مضبوط رکھنے کے لئے پُر حکمت اصولوں سے اسلامی تعلیم بھری پڑی ہے۔ ہر گناہ کسی نہ کسی طریقے پر ہمارے جسم کو بھی کمزور کر رہا ہے اور بہت سے گناہ تو ایسے بھی ہیں جن کا انسان کے جسمانی قویٰ پر بہت گہرا اور گندہ اثر پڑتا ہے۔ قرآن کریم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق بتایا ہے کہ وہ

اَلْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ

یعنی جسمانی طور پر مضبوط اور اخلاقی لحاظ سے امین تھے۔ جسمانی طاقت کا اگرچہ رُوحانی بزرگی کے ساتھ براہِ راست تو کوئی تعلق نہیں ہے لیکن بالواسطہ تعلق ضرور ہے اس لئے اسلام نے جسمانی لحاظ سے بھی ہماری بزرگی اور شرف کے سامان پیدا کئے اور ہمیں ذلت و رسوائی سے بچانے کی تعلیم دی ہے۔

پس اسلامی تعلیم بڑی عظیم تعلیم ہے۔ اس کے اندر ہمارے لئے بزرگی اور شرف کے سامان ہیں۔ اس لئے قرآن کریم کو غور سے پڑھنا چاہیئے اور یہ عزم اور عہد کرنا چاہیئے کہ ہم ہر شعبۂ زندگی میں اس بزرگی کو حاصل کریں گے جو ہمارے لئے خدا تعالیٰ نے مقدر کی ہے۔ اور جس کے لئے خدا تعالیٰ نے اسلام جیسے کامل مذہب اور قرآن جیسی عظیم شریعت کو حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا ہے۔

ہماری دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں دنیوی بزرگی اور شرف کو بھی حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ☆

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میرے بڑے بھائی کی سائیکل پر سے گر جانے کی وجہ سے ایک ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ دو مرتبہ اپریشن ہو چکا ہے۔ شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: بقاء الرحمٰن کیرنگ

۲۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی یونس احمد آرٹ ڈپلوما کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں نمایاں کامیابی کیلئے، والدین کی صحت و سلامتی اور پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: این الیاس احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

۳۔ خاکسار کے دو لڑکے سیّد ناصر احمد شاہ اور سیّد منیر الدین شاہ میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں ہر دو کی نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: ڈاکٹر سیّد جلال الدین شاہ لسنہ

۴۔ میرے ماموں مکرم چوہدری محمد سعید اللہ صاحب منہاس ربوہ میں پھیپھڑوں کے کینسر کے سبب بیمار ہیں۔ میری خوشدامنہ مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ بوڑھی کمزور اور بیمار ہیں نیز میری والدہ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ لاہور میں بیمار ہیں۔ ان سب کی کامل صحت کے لئے احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: قریشی محمد شفیع عابد۔ درویش قادیان۔

۵۔ مکرم میر عبد الستار صاحب آف یاری پورہ، احباب جماعت سے اپنے بچوں کے امتحانات میں نمایاں کامیابی اور اپنے کاروبار میں برکت کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۶۔ مکرمہ جہاں آرا ناز مسعود اپنے بیٹے خالد مسعود کی صحت و سلامتی اور آنکھوں میں بینائی لوٹ آنے کیلئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔ عزیز ایک آنکھ سے کمزور ہے جس کی وجہ سے تکلیف کا سامنا ہے۔ خاکسار: عبد الرشید ضیاء مبلغ سلسلہ بھاگلپور (بہار)

۷۔ خاکسار ایک عرصہ سے مالی و ذہنی پریشانیوں میں مبتلا ہے احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری پریشانیوں کو دُور فرمائے۔ خاکسار: محمد شمس الحق۔ کرڈا پلی (اڑیسہ)

۸۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب انسپکٹر بیت المال نے تحریر کیا ہے کہ جماعت احمدیہ بنگال کے ایک دوست مکرم محمد سلیمان خان صاحب کو خدا کے فضل سے سروس مل گئی ہے۔ اس خوشی میں انہوں نے مبلغ /۵۰ روپے درویش فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس ملازمت کو ان کیلئے باعث برکت بنائے۔　　　ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

۹۔ کچھ عرصہ سے ہم کاروباری اور مالی پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ ان پریشانیوں کے ازالہ اور میری لڑکی مریم صدیقہ S.S.L.C کا امتحان دے رہی ہے اسی طرح جناب محی الدین صاحب مرحوم کی لڑکی حمیدہ بیگم اور میرا بھانجہ محمود احمد بھی اس امتحان میں شریک ہیں ان سب کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسارہ: عزیزہ بیگم۔ صدر لجنہ اماء اللہ مدراس۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم کارنامے

اعلائے کلمۂ اسلام و اشاعتِ نورِ حضرت خیر الانام

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد

(۱)

"اے دانشمندو! تم اس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالیٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی ... اور ایک بندہ کو مصلحتِ عام کے لئے خاص کر کے بغرض اعلائے کلمۂ اسلام و اشاعت نور خیر الانام اور تائید مسلمانوں کیلئے ... دنیا میں بھیجا ... سو یہ تعجب کا مقام نہیں بلکہ ہزار در ہزار شکر کا مقام اور ایمانی اور یقین کے بڑھانے کا وقت ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کو پورا کر دیا اور اپنے رسول کی پیشگوئی میں ایک منٹ کا بھی فرق پڑنے نہیں دیا اور نہ صرف اسے پیشگوئی کو پورا کر کے دکھلایا بلکہ آئندہ کے لئے بھی ہزار ہا پیشگوئیوں اور خوارق کا دروازہ کھول دیا۔"

(فتح اسلام ص۸۰۹ مطبوعہ جمادی الاول ۱۳۰۸ھ / جنوری ۱۸۹۱ء)

تیرھویں صدی میں اسلام کی دردناک حالت

اسلام کا وہ عالی منار جو کئی صدیوں تک اقوامِ عالم کی عقیدتوں کا مرکز رہا، صقیلہ سے اسلامی حکمرانی کے خاتمہ (۴۸۴ھ) عروس البلاد بغداد کی تاتاریوں کے ہاتھوں تباہی (۶۵۶ھ) مسلم سپین کے سقوط (۸۹۸ھ) اور سلطان فتح علی ٹیپوؒ کی شہادت (۲۸ ذی قعدہ ۱۲۱۳ھ) جیسے پے در پے المناک اور زہرہ گداز حوادث سے دوچار ہونے کے بعد تیرھویں صدی کے آغاز پر تزلزل میں پڑ گیا اور صورتحال اس درجہ نازک صورت اختیار کر گئی کہ جہاں حضرت سعدی شیرازیؒ (متوفی ۶۹۱ ہجری) اور تقی الدین بن ابی الیسر نے بغداد کے مسلمانوں کا مرثیہ لکھا وہاں تیرھویں صدی ہجری کے مسلمان مفکروں اور دانشوروں نے اسلام کا مرثیہ کہہ دیا تھا کہ حضرت سید احمد بریلوی مجدّد سیزدہم اور آپؒ کے جانثار مریدوں کی شاندار قربانیوں کے اثرات بھی مسلمانانِ عالم کے ملّی جسم میں زندگی کی کوئی رمق پیدا نہ کر سکے چنانچہ اخبار الیشیا (۱۲ر مارچ ۱۹۵۶ء) لکھتا ہے:-

"۱۸۳۱ء میں ایک تحریک اقامتِ دین بالاکوٹ کے جلوہ گاہ شہادت میں بظاہر ناکام ہو چکی تھی اور ۱۸۵۷ء میں ہندوستان کے اقتدار کی ٹمٹماتی ہوئی شمع بھی بجھ چکی تھی جو ہیجانی مسلمانوں کے مایوس اور تاریک دلوں میں اُمید کی ایک کرن روشن رکھتی تھی دوسری طرف انگریزی اقتدار کے جلو میں مکار پادری جدید علم کلام کے حربوں سے اسلام کی حقانیت پر حملہ آور تھے اور مسلمانوں کو بتاتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے ہیں اس لئے عیسائیوں کو دنیا میں عروج اور غلبہ حاصل ہے اور مسلمانوں کی قسمت میں ناکامی و نامرادی ان کے ساتھ ہے وہ منطقی فلسفہ اور سائنس کے مسلمات کی رُد سے اسلامی تعلیمات کو خلافِ عقل ثابت کر رہے تھے اور چونکہ حکومت بھی ان کی پشت پر تھی اس لئے ان کا استدلال عوام کو مرعوب اور متاثر کر رہا تھا دوسری طرف سوامی دیانند نے ہندوؤں کے زوال کو روکنے اور مغربی تہذیب و تمدن علم و دانش کی مرعوبیت اور ہندو دھرم کی کمزوریوں سے نجات دلانے کے لئے بالکل عقلی اصولوں کے مطابق ویدک دھرم کی تعبیر پیش کرنا شروع کر دیا تھا۔"

اعتراف حق

سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی بانی جماعتِ اسلامی اس دور کی نظریاتی جنگ اور اسلام اور کفر کے خوفناک تصادم کا نقشہ کھینچتے اور علماء کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"یہ کیونکر ممکن تھا کہ وہ ایسے وقت میں مسلمانوں کی کامیاب رہنمائی کر سکتے جب کہ زمانہ بالکل بدل چکا تھا اور علم و عمل کی دنیا میں ایسا عظیم تغیر واقع ہو چکا تھا جس کو خدا کی نظر تو دیکھ سکتی تھی۔ مگر کسی غیر نبی انسان کی نظر میں یہ طاقت نہ تھی کہ قرنوں اور صدیوں کے پردے اٹھا کر ان تک پہنچ سکتی۔ اس میں شک نہیں کہ علماء نے نئی تہذیب کا مقابلہ کرنے کی کوشش ضرور کی مگر مقابلہ کے لئے جس سروسامان کی ضرورت تھی وہ ان کے پاس نہ تھا۔ حرکت کا مقابلہ جمود سے نہیں ہو سکتا۔ رفتارِ زمانہ کو منطق کے زور سے نہیں بدلا جا سکتا۔ نئے اسلحہ کے سامنے فرسودہ اور زنگ آلود ہتھیار کام نہیں دے سکتے فرسودہ طریقوں سے اُمت کی رہنمائی کرنی چاہی ان کا کامیاب ہونا کسی طرح ممکن ہی نہ تھا۔ جو قوم مغربی تہذیب کے طوفان میں گھر چکی تھی وہ آنکھوں پر پٹیاں باندھ کر اور حواس کو معطل کر کے کب تک طوفان کے وجود سے انکار کرتی اور اس کے اثرات سے محفوظ رہتی ..... آخر کار وہی ہوا جو ایسے حالات میں ہونا چاہیئے تھا۔ سیاست کے میدان میں شکست کھانے کے بعد مسلمانوں نے علم اور تہذیب و تمدن کے میدان میں شکست کھائی۔"

(تنقیحات ص۴۸-۴۹ طبع اوّل ۱۹۳۹ء طبع ہفتم ۱۹۶۳ء)

برصغیر پاک و ہند کے مشہور اہلِ قلم جناب سید ابوالحسن صاحب ندوی تحریر فرماتے ہیں:-

"اس عہد کا سب سے بڑا واقعہ جس کو کوئی مورخ اور کوئی مصلح نظر انداز نہیں کر سکتا وہ یہ تھا کہ اس زمانہ میں یورپ نے عالمِ اسلام پر بالعموم اور ہندوستان پر بالخصوص یورش کی تھی ... عالمِ اسلام ایمان، علم، مادی طاقت میں کمزور ہونے کی وجہ سے اس زرخیز و مسلح مغربی طاقت کا آسانی سے شکار ہو گیا .... دوسری طرف عالمِ اسلام مختلف دینی و اخلاقی بیماریوں و کمزوریوں کا شکار تھا اس کے چہرہ کا سب سے بڑا داغ وہ شرکِ جلی تھا جو اس کے گوشہ گوشہ میں پایا جاتا تھا .... یہ صورتحال ایک ایسے دینی مصلح اور داعی کا تقاضا کر رہی تھی جو اسلامی معاشرہ کے اندر جاہلیت کے اثرات کا مقابلہ اور مسلمانوں کے گھروں میں اس کا تعاقب کرے ... ایک ایسے نازک وقت میں عالمِ اسلام کے نازک ترین مقام ہندوستان میں جو ذہنی و سیاسی کشمکش کا خاص میدان بنا ہوا تھا مرزا غلام احمد صاحب اپنی دعوت اور تحریک کے ساتھ سامنے آتے ہیں۔" (قادیانیت ص۲۱۸-۲۲۱)

حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ غلبۂ اسلام

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام نے اپنے عہدِ ماموریت (۱۲۹۹ھ / ۱۸۸۲ء) سے لے کر اپنی وفات (۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ / ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء) تک کس طرح عہدِ حاضر کی غیر اسلامی تحریکوں کے خلاف جہاد کیا، اور ایک بے مثال فتح نصیب

جرنیل کی حیثیت سے عیسائیت، آریہ سماج، دہریت اور دیگر فلسفوں اور ازموں کو زبردست دلائل و براہین کے ذریعہ شکستِ فاش دی؟ اِس کی ایمان افروز تفصیلات بیان کرنے سے ان اوراق کی تنگ دامانی حائل ہے لہٰذا اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں کہ "اعلائے کلمۂ اسلام" کے اس عالمگیر معرکہ اور جو مکھی لڑائی میں آپ کے ہاتھوں ہونے والی شاندار فتح کا اندازہ کرنے کے لئے بعض اُن زعمائے اسلام اور قائدینِ ملّت کے چند تاثرات و بیانات درج کر دئے جائیں جو اگرچہ جماعتِ احمدیہ سے وابستہ نہیں ہوئے مگر اسلام اور مسلمانوں کا درد رکھتے ہیں اور مسلم قوم میں خاص عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

اخبار ملّت (لاہور)

مولوی شجاع اللہ خاں مولوی انشاء اللہ خاں کے چھوٹے بھائی اور بہت دردمند دل رکھنے والے مسلمان عالم وصحافی تھے۔ آپ نے اپنے اخبار "ملّت" ۱۹۱۰ء میں "مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مذہبی اور قومی خدمات" کے زیرِ عنوان ایک مفصل اور زوردار مضمون شائع فرمایا یہ مضمون "ابو الفضل" کے نام سے چھپا اس مضمون کے بعض حصے ہدیۂ قارئین کئے جاتے ہیں:—

(۱) "مرزا غلام احمد صاحب مرحوم کا قلم سحر تھا اور باوجود کئی ایک سخت امراض میں مبتلا ہونے کے جتنا تحریری کام اس شخص نے کیا اور جس قدر اثر اس کی تحریر نے مذہبی دُنیا میں پھیلایا اس کے لحاظ سے اسے سلطان القلم کہنے میں کوئی تردّد نہیں ہوسکتا۔ یہ بزرگ دماغی عجائبات کا ایک مجسمہ تھا اور اس کی زبان میں وہ تاثیر تھی کہ اس کے مخالفین کو بھی سحر کا دھوکہ ہوتا تھا۔"

(۲) "جناب مرزا صاحب نے میدان میں نکلتے ہی مخالفین و معاندین حملہ آوروں کو للکارا اور سب سے پہلے براہین احمدیہ نام کتاب لکھ کر دشمنانِ اسلام کی کمریں توڑ ڈالیں اور ایک ایسا کاری حربہ اُن پر چلایا کہ سب دم بخود رہ گئے اور ہر ایک کو چوکڑی بھول گئی۔ بجائے لینے کے دینے پڑ گئے۔ یہ کتاب حقیقتِ اسلام اور سچائی عقائدِ اسلام اور نبوۃ محمدیہ کو ایسے بیّن دلائل سے ثابت کرتی ہے کہ کسی مخالفِ اسلام کو بشرط انصاف ماننے میں تامل نہیں رہتا۔"

(۳) "اِس میں ذرا شک نہیں کہ مرزا صاحب نے یہ کماحقہٗ ثابت کر دکھلایا ہے کہ اسلام اپنے حریفوں کا خواہ اُن کے ساتھ زندہ اقبال کا پولیٹیکل جذبہ بھی شامل ہو ہمیشہ سے فتح نصیب رہا ہے اور انشاء اللہ دُنیا کے آخری سانس تک رہے گا۔ انہوں نے مدافعت کا پہلو بدل کر مغلوب کو غالب بنا کر دکھا دیا ہے اور اگر آج ہم اپنے نئے اور پُرانے اختلافات سے قطع نظر کر کے محض اسلام کی خدمت غایۃ المقصود قرار دے لیں تو یقیناً وہ وقت بہت جلد آجاوے کہ یورپ اور امریکہ جو اس وقت ایک انسان کو خدا ساٹے کے عقیدہ کی زور شور سے اشاعت کر رہے ہیں ان کے گھر وحدانیت کے نور سے بھر جاویں اور ناقوس کے بدلے یورپ اور امریکہ کے گرجوں سے اشہد ان لآ الٰہ الّا اللّٰہ و اشہد انّ محمّداً عبدہٗ کا پاک نعرہ گونجنے لگے۔"

(۴) ہر چند پادریوں کے گروہ نے اسلام کی مخالفت میں لٹریچر کا ایک تومار کھڑا کر دیا ہے مگر کاغذی تودوں کے لئے صرف چند شرارے کافی ہیں جناب مرزا غلام احمد صاحب کا لٹریچر ان کاغذی توماروں کے لئے توپ و گولہ کا کام دیتا ہے... علاوہ نصرانیت کی خاص طور کی تردید کے مرزا صاحب نے آریہ سماج کی زہریلی کچلیاں توڑنے میں اسلام کی خاص طور پر خدمات انجام دے دی ہیں آپ نے بانئے آریہ سماج پنڈت دیانند کی زندگی میں اس کا تعاقب کر کے اس کا قافیہ تنگ رکھا اور اپنے مرتے دم تک برابر آریہ سماج کی خوفناک اور زہر آلود تعلیم کی تردید میں مصروف رہے یہاں تک کہ اپنی وفات سے صرف ۱۲ یوم پہلے ایک مبسوط کتاب بنام چشمہ معرفت تین چار سو صفحوں کی آریہ سماج کے تمام اعتراضات بر تعلیم قرآن اور اسلام کے جواب میں لکھی اور قرآنی تعلیم کی عظمت اور ویدک تعلیم کی کمزوری کو پُر زور الفاظ میں طشت از بام کیا۔"

(۵) "اشاعتِ اسلام کا اِس قدر جوش مرزا صاحب میں تھا کہ انہوں نے بلا تامل ۱۸۹۷ء میں جنابہ ملکہ معظمہ قیصرِ ہند کو جوبلی کے موقعہ پر بذریعہ کتاب تحفۂ قیصرہ اور ستارۂ قیصرہ ہند پیغامِ دعوت دے دیا جن کے پڑھنے سے آپ کی اسلامی ہمدردی کا پورا پورا ثبوت ملتا ہے۔ ہندوستان میں آج مذاہب مختلف کا عجائب خانہ ہے اور جس کثرت سے چھوٹے بڑے مذاہب یہاں موجود ہیں اور باہمی کشمکش سے اپنی موجودگی کا اعلان کرتے رہتے ہیں اس کی نظیر غالباً دُنیا میں کسی جگہ نہیں ملتی۔ مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ وہ ان سب کے لئے حکم و عدل ہیں لیکن اس میں کلام نہیں کہ ان مختلف مذاہب کے مقابلہ پر اسلام کو نمایاں کر دینے کی ان میں بہت مخصوص قابلیت تھی۔"

(٦) "غرض مرزا صاحب نے ہر ایک پہلو سے قومی اور مذہبی خدمات کے انجام دینے میں خاص طور پر کوششیں کیں اور اگر عوام کے دلوں میں ان کی طرف سے بدظنّی نہ پھیلائی جاتی تو وہ مسلمانوں کی کایا پلٹ دیتے اور ان کی اخلاقی اور روحانی امراض کے لئے ایک حکیم ثابت ہوتے تاہم ایک منصف مزاج شخص اِس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ جو طریقہ مرزا صاحب نے قومی بہبودی اور ترقی اور امنِ عامہ کا تجویز کیا ہے وہی مسلمانوں کے خوفناک امراض کا ازالہ کرنے والا ثابت ہوا اور ہوگا... مرزا صاحب مرحوم نے اپنی حیات میں مندرجہ ذیل مضامین پر ۸۰ کتابیں لکھیں جن میں سے بعض بہت مبسوط ہیں (۱) ردّ جملہ مذاہب باطلہ میں براہینِ احمدیہ پانچ حصّے (۲) ردّ نصاریٰ میں گیارہ بے نظیر کتابیں (۳) حقیقتِ اسلام میں ۳٦ لاجواب کتابیں (۴) مختلف مضامینِ مذہبی میں ۲۵ کے قریب کتابیں لکھیں۔ آج کل کے فلاسفرانہ اور مدققانہ مباحثوں اور مناظروں کے شائقین ضرور مرزا صاحب مرحوم کی کتب ردّ مذاہب باطلہ کا مطالعہ کریں اور دیکھیں کس قدر عقلی اور نقلی دلائل سے پُر صداقتِ اسلام کا ذخیرہ مرزا صاحب نے اُن کے لئے جمع کر دیا ہے۔"

(ملّت بحوالہ الحکم قادیان ۷ جنوری ۱۹۱۱ء صفحہ ۱۳-۱۵)

خواجہ عبد الرشید صاحب

تذکرۂ شعرائے پنجاب کے مولف خواجہ عبد الرشید صاحب رقمطراز ہیں:—

"میرزا مذکور در جواب تبلیغات ضد اسلامی قیام نمودہ و با دلائل بسیار محکم و قاطع دشمنانِ اسلام را شکست داد۔"

(صفحہ ۲٦۰-۲٦۱ ناشر اقبال اکادمی کراچی)

یعنی (حضرت) میرزا صاحب موصوف اسلام کے خلاف ہونے والے پراپیگنڈا کا جواب دینے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے اور بکثرت اور محکم و قاطع دلائل کے ساتھ دشمنانِ اسلام کو شکست دی۔

چوہدری افضل حق صاحب

مفکرِ احرار جناب چوہدری افضل حق صاحب تحریر فرماتے ہیں:—

"آریہ سماج کے معرضِ وجود میں آنے سے پیشتر اسلام جسدِ بے جان تھا جس میں تبلیغی حس مفقود ہو چکی تھی۔ سوامی دیانند کی مذہب اسلام کے متعلق بدظنی نے مسلمانوں کو تھوڑی دیر کے لئے چونکا دیا مگر حسبِ معمول جلدی خواب گراں طاری ہو گیا مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لئے پیدا نہ ہوسکی ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اُٹھا۔ ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے آگے بڑھا۔ اگرچہ مرزا غلام احمد صاحب کا دامن فرقہ بندی کے داغ سے پاک نہ ہوا تاہم اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابلِ تقلید ہے

بلکہ دُنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے۔"

(فتنہ ارتداد اور پولیٹکل قلابازیاں)

مولانا سید حبیب صاحب مدیر سیاست لاہور

مولانا سید حبیب صاحب شمالی ہندوستان کی مسلم صحافت کے ایک ممتاز فرد اور اپر انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلس استقبالیہ کے سیکرٹری تھے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اُس وقت کہ آریہ اور مسیحی مبلغ اسلام پر بے پناہ حملے کر رہے تھے اِکّے دُکّے جو عالِم دین بھی کہیں موجود تھے وہ ناموسِ شریعتِ حقّہ کے تحفظ میں مصروف ہو گئے مگر کوئی زیادہ کامیاب نہ ہوا۔ اُس وقت مرزا غلام احمد صاحب میدان میں اُترے اور اُنھوں نے مسیحی پادریوں اور آریہ اپدیشکوں کے مقابلہ میں اسلام کی طرف سے سینہ سپر ہونے کا تہیہ کر لیا.... مجھے یہ کہنے میں ذرا باک نہیں کہ مرزا صاحب نے اس فرض کو نہایت خوش اسلوبی سے ادا کیا اور مخالفینِ اسلام کے دانت کھٹے کر دئے۔"

(تحریک قادیان ص۲۰۸-۲۱۰ مطبوعہ ۱۹۳۳ء)

مولانا نور محمد صاحب نقشبندی چشتی

مولانا نور محمد مالک اصح المطابع دیباچہ قرآن ص۳۰ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اسی زمانہ میں پادری لفرائی پادریوں کی ایک بہت بڑی جماعت لے کر اور حلف اُٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنا لوں گا۔ ولایت کے انگریزوں سے روپیہ کی بہت بڑی مدد اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لے کر ہندوستان میں داخل ہوا... حضرت عیسیٰ کے آسمان پر بجسمِ خاکی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاء کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لئے اس کے خیال میں کارگر ہوا تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہو گئے اور لفرائی اور اس کی جماعت سے کہا کہ عیسیٰ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح سے فوت ہو کر دفن ہو چکے ہیں اور جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے وہ مَیں ہوں۔ پس اگر تم سعادت مند ہو تو مجھ کو قبول کر لو۔ اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لیکر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دیدی۔"

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے صرف ہندوستان میں ہی صلیب پرستوں کو شکست نہیں دی بلکہ ان کے سرپرست مغربی ممالک میں تبلیغِ اسلام کی بنیادیں رکھ دیں چنانچہ نئی دُنیا یعنی امریکہ کا پہلا نومسلم محمد الیگزنڈر رسل ویب (ALEX. R. WEBB) جو نیو یارک کا باشندہ اور اخبار سینٹ جوزف موری ڈیلی گزٹ کا ایڈیٹر تھا ۱۸۸۷ء میں آپ کے مطبوعہ انگریزی اشتہارات وخطوط سے متاثر ہو کر مسلمان ہوا آپؑ کی تالیف "شحنۂ حق" میں اس کی خط وکتابت شائع شدہ ہے۔ الیگزنڈر رسل ویب کے بعد حسن ایف ایل اینڈ رسن (۲۰۲ ورتھ سٹریٹ نیو یارک) اور ڈاکٹر اے جارج بیکر (نمبر ۴۰۰ سیس کوٹی ہینا الونیو فلاڈلفیا) بھی آپ کی زندگی میں داخلِ اسلام ہوئے جیسا کہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۸۱ میں ذکر ہے۔ ڈاکٹر بیکر نے ۲۸ اکتوبر ۱۹۰۴ء کو حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھی ایک خط لکھا تھا جو اُن کی کتاب "ذکرِ حبیب" کے صفحہ ۳۰۴ اور ۳۱۴ پر مندرج ہے۔

یاد رہے یہ وہی امریکہ ہے جس کے ایک مشہور پادری مسٹر جان ہنری بیروز (JOHN HENRY BARROWS) نے ۹۷-۱۸۹۶ء میں ہندوستان کا دورہ کیا اور عیسائیت کی فتوحات کا ذکر کرکے لکھا تھا کہ قاہرہ، دمشق اور طہران ہی خداوند یسوع کے خدام سے معمور نہیں ہوں گے بلکہ معاذ اللہ صلیب کی چمک صحرائے عرب کو چیرتی ہوئی مکہ اور خاص کعبہ کے حرم میں بھی داخل ہوگی (بیروز لیکچرز ص۴۲)

انگلستان کے اسلامی بننے کا آغاز بھی آپ کے ذریعہ ہوا جس کی صورت یہ ہوئی کہ حضرت اقدس علیہ السلام اپنے آخری سفر لاہور میں جب احمدیہ بلڈنگس (برانڈرتھ روڈ) میں رونق افروز تھے انگلستان کے مشہور سیاح، ہئیت دان اور لیکچرار پروفیسر ریگمنٹ ریگ نے حضور سے دوبارہ شرفِ ملاقات حاصل کیا اور متعدد سوالات کرکے عہد حاضر کے پیش آمدہ بعض مشکل مسائل کا حل چاہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان سوالات کا ایسا مکمل اور مدلل جواب دیا کہ اس پر اسلام کی حقانیت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو گئی اور وہ جلد ہی حلقہ بگوشِ اسلام ہو گیا۔ (ملاحظہ ہو ملفوظات جلد ۱۰)

علاوہ ازیں ایک برطانوی خاتون ایلنزی بہتہ حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں آپ کی بیعت کرکے مسلمان ہوئی اور حضرت اقدس نے براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۸۱-۸۲ پر امریکن نومسلموں کے ساتھ اس کا بھی تذکرہ فرمایا ہے نیز لکھا ہے:۔

"اسی طرح اور کئی خطوط امریکہ، انگلینڈ، روس وغیرہ ممالک سے متواتر آ رہے ہیں .... اور دن بدن ان ممالک میں ہمارے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے لئے قدرتی طور پر ایک جوش پیدا ہو رہا ہے اور تعجب ہے کہ وہ خود بخود ہمارے سلسلہ سے مطلع ہوتے جاتے ہیں۔"

حق یہ ہے کہ ان ممالک میں تبلیغِ اسلام کی ضیا پاشیاں امام الزمان حضرت مسیح موعودؑ کے تبلیغی جہاد کے ساتھ ساتھ حضور کی دُعاؤں اور روحانی تصرفات کے بدولت تھیں اور ہیں۔ چنانچہ شمس الواعظین حضرت مولانا حسن علی صاحب واعظِ اسلام (مسلم مشنری مونگھیروی) نے رسالہ تائیدِ حق میں بالوضاحت لکھا ہے کہ اُس زمانہ میں ضلع حیدر آباد سندھ تحصیل ہالہ کے ایک پیر سید اشہد الدین صاحب جھنڈے والے صاحبِ کرامات بزرگ ہوئے ہیں جن کے لاکھوں لاکھ مرید تھے۔ حضرت پیر صاحب نے استخارہ کیا تو معلوم ہوا کہ انگلستان اور امریکہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے روحانی تصرفات کی وجہ سے اشاعتِ اسلام ہو رہی ہے (ص۴۲-۴۸)

خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۳ ستمبر ۱۹۰۴ء کو لیکچر لاہور میں فرمایا:۔

"مَیں دیکھتا ہوں کہ جب سے خدا نے مجھے دُنیا میں مامور کرکے بھیجا ہے اُسی وقت سے دُنیا میں ایک انقلابِ عظیم ہو رہا ہے۔ یورپ اور امریکہ میں جو لوگ حضرت عیسیٰ کی خدائی کے دلدادہ تھے اب ان کے محقق خود بخود اس عقیدہ سے علیحدہ ہوتے جاتے ہیں اور وہ قوم جو باپ دادوں سے بتوں اور بتوں پر فریفتہ تھی بہتوں کو اُن میں سے یہ بات سمجھ آگئی ہے کہ بُت کچھ چیز نہیں ہیں اور گو وہ لوگ ابھی روحانیت سے بے خبر ہیں اور صرف چند الفاظ کو رسمی طور پر لئے بیٹھے ہیں لیکن کچھ شک نہیں کہ ہزارہا بیہودہ رسوم اور بدعات اور شرک کی رسیاں اُنہوں نے اپنے گلے پر سے اتار دی ہیں اور توحید کی ڈیوڑھی کے قریب کھڑے ہو گئے ہیں مَیں اُمید کرتا ہوں کہ کچھ تھوڑے زمانہ کے بعد عنایتِ الٰہی اُن میں سے بہتوں کو اپنے ایک خاص ہاتھ سے دھکہ دے کر سچی اور کامل توحید کے اس دار الامان میں داخل کر دیگی جس کے ساتھ کامل محبت اور کامل خوف اور کامل معرفت عطا کی جاتی ہے۔ یہ اُمید میری محض خیالی نہیں ہے بلکہ خدا کی پاک وحی سے یہ بشارت مجھے ملی ہے۔" (لیکچر لاہور ص۳۵)

اعلائے کلمہ اسلام کے اس اہم بالشان کارنامہ کے علاوہ (جس کے محیّر العقول اثرات ونتائج روز بروز نمایاں ہوتے جا رہے ہیں اور اسلام کی عالمگیر روحانی حکومت کا تصوّر حقیقت بنتا دکھائی دے رہا ہے) حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے دوسرا کارنامہ یہ انجام دیا کہ آپ نے "اشاعتِ نور حضرت خیر الانامؐ" کا حق ادا کر دیا۔

عیسائی پادریوں کا پراپیگنڈا اور حضرت مسیح موعودؑ

انیسویں صدی کا عیسائی لٹریچر پڑھنے سے صاف پتہ چلتا ہے کہ عیسائی پادری مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کے لئے پوری قوت سے یہ پراپیگنڈا کیا کرتے تھے کہ

"یسوع مسیح سب سے برتر اور خاتم المرسلین ہے اور اُسی کے وسیلہ سے نجات حاصل ہو سکتی ہے... محمد صاحب نے کبھی کوئی معجزہ نہیں کیا پر مسیح نے بہت سے عجیب وغریب کام کئے جس نے اندھوں کو آنکھیں عطا فرمائیں اور مُردوں کو زندگی بخشی وہی آپ کو گناہ کے بُرے اثر سے بچا سکتا ہے۔ آخر الامر محمد صاحب موت کا شکار ہو گئے اور اُن کا جسم خاک ہو گیا لیکن یسوع مسیح اگرچہ ایک دفعہ مر گیا اور گناہ کا کفارہ ہوا تو بھی اب مُردہ نہیں ہے وہ مُردوں سے جی اُٹھا آسمان پر چڑھ گیا اور اپنے لوگوں کو بچانے کے لئے ابد الآباد (تک) زندہ ہے۔"

(ٹریکٹ مسیح یا محمدؐ ص۲ و ص۱۲-۱۳ مطبوعہ لدھیانہ ۱۹۰۰ء)

اِس ناپاک خیال سے لاکھوں کلمہ گو مسلمان متأثر ہوئے اور اُن میں سے ایک طبقہ نے کُھلم کُھلا عیسائیت کی غلامی اختیار کر لی جن میں آگرہ کی شاہی مسجد کے واعظ مولوی عماد الدین بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں نازل ہوں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السّلام پر کہ آپ نے عیسائیت کے اس جادو کو بھی پاش پاش کیا اور دُنیا بھر میں یہ پُر شوکت منادی کی کہ زندہ نبی صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (باقی)

وہ پھول — جو مرجھا گئے

از محترم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی ناظر بیت المال آمد قادیان

سائنس کو اپنی شہرۂ آفاق ایجاد کمپیوٹر پر بیشک بجا طور پر ناز ہے لیکن ہم درویشوں اور ہمارے درویشی ماحول کو اس سے بھی زیادہ اپنے مرحوم بھائی محترم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب ناظر بیت المال خرچ پر ناز تھا۔ جو ایک چلتے پھرتے کمپیوٹر تھے تقسیم ملک کے بعد جب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے دفاتر کو منظم کیا جا رہا تھا تو گنتی کے وہ چند افراد جو دفتری کاموں کا تجربہ رکھتے تھے قریشی صاحب ان سب میں تجربہ کے لحاظ سے قد آور تھے کیونکہ وہ مختلف دفاتر میں کام کر چکے تھے اور اپنے ذہن باریک نقوش کے ساتھ ساتھ بیدار مغز بھی تھے ان کے دماغ کے سارے سیل (Cells) حیرت انگیز طور پر کارگر تھے۔ چنانچہ دفتری کاموں کے تجربہ کے ساتھ ساتھ صدر انجمن احمدیہ کے قواعد و ضوابط کا بڑا ذخیرہ ان کے دماغ میں محفوظ رہتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے قریشی صاحب کو متحرک کمپیوٹر سے تشبیہ دی ہے۔

قریشی صاحب مرحوم کا چھوٹا سا قد اور نحیف سا جسم بے شمار خوبیوں اور صلاحیتوں کا امین تھا۔ چنانچہ جب تقسیم ملک کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کو منظم کیا جا رہا تھا تو اس میں بنیادی کردار قریشی صاحب نے ادا کیا اور تمام دفاتر میں ریکارڈ کی SETTING اور کام کی شروعات کے بارہ میں قریشی صاحب کی معلومات بروئے کار آئیں اور خدا کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے تمام دفاتر نے چند روز تعطل کے بعد باقاعدگی سے کام شروع کر دیا۔

تقسیم ملک سے قبل بھی قریشی صاحب نظارت بیت المال کے کلرک تھے اور تقسیم ملک کے بعد بھی ان کی خدمات نظارت بیت المال نے بطور کلرک حاصل کیں چنانچہ وہ مسلسل ۳۰ سال تک اسی نظارت میں خدمات بجا لاتے رہے اور اپنے مفوضہ فرائض کے ساتھ ساتھ دوسرے دفاتر کی راہنمائی بھی کرتے رہے اس زمانہ میں ہندوستان کی جماعتوں کے ساتھ رابطہ قائم کرنا بھی ایک بڑا کام تھا اور دوسری طرف مرکز کے ذمہ تین سو تیرہ درویشان قادیان کے لئے وظائف اور کھانے کا انتظام بھی ایک بڑی ذمہ داری تھی چنانچہ مکرم مہر ناظر بیت المال کی رہنمائی میں قریشی صاحب نے نہایت محنت اور جانفشانی سے کام کیا اور یوں کام کیا کہ نہ دن دیکھا نہ رات۔

قریشی صاحب کا یہ معمول تھا کہ وہ سب سے پہلے دفتر میں پہنچتے اور سب سے آخر میں دفتر سے اٹھتے تھے بلکہ دفتری اوقات کے بعد بھی وہ ہمیشہ دفتر ہی میں بیٹھے دیکھے جاتے اور رات گئے تک وہ بجلی کی روشنی میں فائلوں اور رجسٹروں کے انبار کے درمیان قلم چلاتے رہتے یہ ذمہ داری کا احساس تھا جو دفتری اوقات کے بعد دفتری فرائض کی بجا آوری کے لئے آمادہ رکھتا تھا۔ اس عرصہ میں قریشی صاحب کلرک سے معاون ناظر اور نائب ناظر بھی رہے۔

اللہ تعالیٰ نے قریشی صاحب کی ان خدمات جلیلہ کو نوازا اور وہ کلرک سے ترقی کرتے کرتے آخر سنہ ۱۹۶۹ء میں ناظر کے عہدہ پر پہنچے اور نظارت بیت المال خرچ کی ذمہ داریاں ان کے سپرد کی گئیں جنہیں تا دم آخر انہوں نے نہایت محنت، احساس ذمہ داری اور خوش اسلوبی سے نبھایا۔

ابتدائے کارکنیت سے ہی قریشی صاحب مال کے محکمہ میں رہے اور اعداد و شمار سے ہی ان کا واسطہ رہا چنانچہ سالہا سال کے لمبے تجربہ نے انہیں اتنی قابلیت بخش دی تھی کہ وہ ہزاروں لاکھوں کی جمع۔ تفریق اور ضرب سیکنڈوں میں زبانی کر لیا کرتے تھے اور ماحصل جمع تفریق بالکل صحیح ہوتا تھا اور اس قابلیت میں سارے قادیان میں ان کا کوئی حریف نہ تھا چنانچہ نظارت بیت المال خرچ میں انہوں نے بڑی قابل قدر خدمات سرانجام دیں اور اپنی بیماری کے ایام میں بھی مہینوں تک اپنی صحت کی پرواہ کئے بغیر، حبس البول کی شدت درد کے باوجود کام کرتے رہے لیکن منحنی سا جسم بیماری کے باوجود اتنی محنت کا کیسے متحمل ہو سکتا تھا۔ چنانچہ آخر جنوری میں انہیں امرتسر لے جانا پڑا اور ہسپتال میں داخلہ لینا پڑا اور وہاں کافی روز تک زیر علاج رہنے کے بعد اور ایک بار بیماری سے سنبھالا لینے کے باوجود ۳۰/۲/۷۸ کو ان کی زندگی کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور وہ ایک فعال اور قابل رشک زندگی گزار کر خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ ان کی نعش امرتسر سے لا کر مہمان خانہ کے ایک کوارٹر میں رکھ دی گئی تاکہ قریشی صاحب کے فرزند عزیز قریشی طیب الرحمٰن صاحب بھی بذریعہ لندن سے پہنچ کر جنازہ میں شرکت کر سکیں جن کی طرف سے اطلاع آ گئی تھی چنانچہ وہ ۲/۳/۷۸ کو بیوی بچوں سمیت پہنچے اور اسی روز قریشی صاحب کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ ۹ میں ہزاروں سوگواروں کے ساتھ سپرد خاک کر دیا گیا۔

قریشی صاحب کی اہلیہ درویشی کے ابتدائی سالوں میں ہی فوت ہو گئی تھیں جن کے بطن سے ایک بیٹی اور ایک بیٹا تھے ان بچوں کو قریشی صاحب نے پاکستان بھجوا دیا تھا اور وہیں ان کی شادیاں ہوئیں قریشی صاحب نے اپنی اہلیہ کی وفات کے بعد ۲۶ سال تک تجرد کی زندگی گزاری اور اپنے تجرد کو سلسلہ کی خدمات میں مصروف رکھا۔

قریشی صاحب مرحوم دبلے پتلے جسم چھوٹے قد اور ذہین نقوش کے مالک تھے۔ لباس اور عادات میں سادگی ساری زندگی ان کا شعار رہا وہ محلہ ناصر آباد میں رہتے تھے اور اس محلہ کی مسجد میں امام الصلوٰۃ کے فرائض بجا لانے کے علاوہ درس بھی دیا کرتے تھے مطالعہ وسیع تھا اور سلسلہ کی روایات سے اچھی واقفیت رکھتے تھے انہوں نے اپنے والد صاحب مرحوم حضرت حافظ محمد امین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات زندگی بھی "حیات امین" کے نام سے شائع کئے تھے وہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے صدر بھی تھے انہوں نے بڑی محنت کے ساتھ انصار اللہ کے فرائض اور لائحہ عمل سے متعلق ایک چھوٹا جیبی سائز کتابچہ بھی "الواح الہدیٰ" کے نام سے تالیف کر کے شائع کیا تھا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے ارشادات کے حوالجات بڑی خوبصورتی سے یکجا کر دئے تھے۔

سنہ ۱۹۶۵ء میں جب پاک و ہند جنگ نے شدت اختیار کر لی تو قریشی صاحب کو ایک متبادل صدر انجمن احمدیہ کے قیام کے لئے حیدر آباد دکن بھجوایا گیا تھا اور ان کے ذمہ یہ فرض سونپا گیا تھا کہ وہ وہاں صدر انجمن احمدیہ کو رجسٹرڈ کرائیں اور ضرورت پڑنے پر اس کام کو منظم و مرتب کریں چنانچہ وہاں پہنچ کر قریشی صاحب نے اس سارے کام کا خاکہ تیار کر لیا تھا لیکن چونکہ چند ہی روز کے بعد جنگ ختم ہو گئی اس لئے قریشی صاحب واپس قادیان آ گئے۔

مرحوم قریشی صاحب بڑے ذہین، سادہ طبع اور کم گو تھے۔ حافظہ بہت مضبوط اور ثقہ تھا چنانچہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے اجلاسوں میں جب قواعد و ضوابط کے حوالوں یا پرانے فیصلوں کی ضرورت پیش آتی تو وہ واقعی کمپیوٹر کی سی تیزی کے ساتھ وہ حوالے پیش کر دیتے تھے ناظر بیت المال خرچ کی حیثیت سے بجٹ صدر انجمن احمدیہ کی ترتیب و تشکیل ان کے ذمہ تھی جسے وہ بڑے سلیقہ کے ساتھ محنت اور عرق ریزی سے تیار کر کے پیش کیا کرتے تھے۔

خاکسار راقم کے ساتھ چونکہ تقسیم ملک سے پہلے کی واقفیت تھی اور ہم دونوں انجمن کی کارکنیت میں تھے اس لئے ہمارے درمیان بے تکلفی رہتی۔ میں کبھی کبھی ان کے دفتر میں جا کر مزاحیہ انداز میں کہتا قریشی صاحب! آپ کا کتبہ تیار کر دا رہا ہوں اللہ میاں کی طرف سے بلاوے کا خط کب آئے گا تو وہ کہتے ادھر میں بھی آپ کے لئے یہی تیاری کر رہا ہوں۔ مگر آہ! قریشی صاحب مجھ سے سبقت لے گئے اور یہ ناخوشگوار سا فرض آج میں ادا کر رہا ہوں۔

قریشی صاحب مرحوم کو ایک امتیاز یہ بھی حاصل تھا کہ ان کے چھوٹے بھائی قریشی عبد القادر صاحب بھی قادیان میں درویش ہیں اور سلسلہ کی خدمت بجا لا رہے ہیں انہیں اپنے برادر اکبر کی وفات پر قدرتی طور پر بہت صدمہ ہوا جسے انہوں نے صبر و رضا کے ساتھ برداشت کیا۔ مرحوم قریشی صاحب نے جس خلوص اور وفاداری اور دیانتداری کے ساتھ اپنے تمام مفوضہ فرائض کو انجام دیا اس کا ذکر عرصہ تک ہمارے ماحول میں زبانوں پر رہے گا۔ اللہ تعالیٰ قریشی صاحب کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات کو بلند کرے۔

آمین

٭٭٭

اخبار قادیان

محترم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی ناظر بیت المال آمد جو بعلاج [illegible] گئے ہوئے تھے بخیریت موصوف ۲۸/۴/۷۸ کو واپس قادیان تشریف لے آئے واپسی کے بعد سے موصوف بوجہ بلڈ پریشر بیمار ہیں صحت کاملہ کے لئے احباب دعا فرمائیں ٭ — مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش تا حال مکمل طور پر صحت یاب نہیں ہوئے [illegible] دراصل مکرم بہادر خان صاحب درویش بھی کافی دیر سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور بوجہ پیرانہ سالی کمزور ہیں کامل صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں ٭ — مکرم الحاج ابراہیم صاحب آف [illegible] مع اہلیہ ربوہ کے سفر سے براستہ واہگہ بارڈر ۹ اپریل کو امرتسر پہنچے موصوف اپنے وطن واپس جا رہے تھے اجازت مقامی کے تحت مکرم محمد اکبر صاحب ایم اے کو ان کی ریسیٹ رینیو کروانے اور [illegible] کیلئے امرتسر بھیجا گیا تھا اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے [illegible] وفات ہو گئی ان کا تعارف گذشتہ اشاعت میں کروایا جا چکا ہے۔

سری لنکا میں تبلیغی سرگرمیاں (بقیہ صفحہ اوّل)

استقبالیہ تقریب مورخہ ۱۹ ر مارچ بروز اتوار شام کو مشن ہاؤس کولمبو میں ایک استقبالیہ اجلاس زیر صدارت محترم ایم ایم - عبد القادر صاحب سابق امیر جماعت منعقد ہوا - تلاوت و نظم کے بعد خاکسار کی آمد پر خوشی کا اظہار اور مرکز کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مکرم محمد حسن صاحب صدر جماعت (سری لنکا) مکرم رفیع الدین صاحب (جنرل سیکرٹری) مکرم ایم - ٹی احمد صاحب اور مکرم عبد الباری صاحب نے تقریریں کیں - مکرم نیاز احمد صاحب نے اپنی بنائی ہوئی ایک استقبالیہ نظم سُنائی -

خاکسار نے مناسب رنگ میں ان خوش آمدید تقاریر کا جواب دیتے ہوئے یہاں تبلیغ اور تعلیم و تربیت کے کاموں کو تیز کرنے کے لئے مختلف پروگرام جماعت کے سامنے رکھے جن کو ساری جماعت نے منظور کیا - اجلاس کے بعد ٹی پارٹی کا انتظام بھی تھا -

درس و تدریس روزانہ بعد نماز مغرب نصف گھنٹہ تک قرآن مجید کا درس اور اس کے بعد ایک گھنٹہ تک مختلف دینی مسائل پر سٹڈی کلاس اور بعد نماز فجر حدیث شریف کا درس دیتا ہوں - درس و تدریس اور سٹڈی کلاس میں کثیر تعداد میں احباب تشریف لاتے رہے ہیں - سٹڈی کلاس میں مختلف سوالات و مسائل کا جواب دیتا رہا ہوں -

مشن ہاؤس میں غیر از جماعت احباب بھی تشریف لاتے رہے ہیں ان کے اعتراضات و شکوک کا ازالہ کرتا رہا ہوں -

رسالہ ھدایۃ کو جواب یہاں کی ایک غیر احمدی تنظیم کی طرف سے شائع ہونے والے تامل رسالہ NERVALI (ہدایۃ) کی ماہ جنوری ۱۹۷۸ء کی اشاعت میں جماعت احمدیہ اور اس کے عقائد کے خلاف ایک گمراہ کن مضمون شائع ہوا تھا - خاکسار اس کا مفصل جواب لکھ کر ساتھ لے آیا تھا - اب وہ مضمون کتابی شکل میں شائع کرنے کیلئے یہاں کے پریس میں زیر طبع ہے -

پریس کے نمائندے کا انٹرویو خاکسار کی آمد کی خبر سُن کر یہاں کے ایک کثیر الاشاعت تامل اخبار CHINTHAMANI. کا نمائندہ MR. RATNAM. مورخہ ۲۱ ر مارچ کو مشن ہاؤس تشریف لے آئے - اور خاکسار کے ساتھ متعارف ہوئے - اس کے بعد وہ یہ کہہ کر چلے گئے کہ دوسرے دن باقاعدہ میرا انٹرویو لینے کے لئے آئیں گے - چنانچہ دوسرے دن صبح ۱۱ بجے وہ دوبارہ تشریف لے آئے - اور بہت دیر تک جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد عالمگیر سرگرمیوں، عقائد - دیگر مسلمانوں سے اختلاف کی وجہ، دیگر مذاہب والوں کے ساتھ جماعت احمدیہ کا روا دارانہ سلوک اور حکومتِ وقت کے ساتھ وفا داری وغیرہ امور پر بہت دیر تک گفتگو ہوتی رہی جسے وہ نوٹ کر کے لے گئے - انہیں مختلف لٹریچر بھی دیئے گئے -

ان ہی کی دعوت پر اُسی روز شام کو خاکسار مع مکرم صدر صاحب اور مکرم جنرل سیکرٹری صاحب کے CHINTHAMANI. اخبار کے پریس میں گیا - وہاں اخبار کے ایڈیٹر SHIVANHANAM. اور ایڈیٹر RAJ ARIYARATNAM. سے تفصیلی گفتگو ہوئی - اور انہیں بھی لٹریچرز دیئے گئے -

اخبار میں جماعت کا تعارف مورخہ ۲۶ ر مارچ کے چِنتا مَنی (chinThamani) اخبار کے ہفتہ وار ایڈیشن میں "جماعت احمدیہ ایک روحانی رہنما" کے عنوان پر مذکورہ پریس رپورٹر نے ایک تفصیلی مضمون محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور خاکسار کی تصویروں کے ساتھ شائع کیا - یہ اخبار سارے سری لنکا میں بہت زیادہ کثرت سے شائع ہونے والا ہے جس کی اشاعت ۷۰ ہزار ہے - اِس طرح خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے سارے سری لنکا میں احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق عطا فرمائی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک -

یوم مسیح موعودؑ نگومبو میں مورخہ ۲۳ ر مارچ بروز جمعرات خاکسار مع مکرم محمد حسن صاحب صدر جماعت آل سری لنکا کولمبو سے ۲۳ میل شمال میں واقع Negombo میں پہنچا -

دوسرے دن بروز جمعہ بعد نماز عصر مسجد احمدیہ میں وسیع پیمانے پر یوم مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ میں جلسہ عام منعقد ہوا - مکرم بشیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ نگومبو کی زیر صدارت منعقدہ اِس جلسہ میں مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب سابق مبلغ سیلون - مکرم محمد حسن صاحب مکرم محمد ظفر اللہ صاحب اور مکرم محمد شاہ صاحب نے تقریریں کیں - آخر میں خاکسار نے ایک گھنٹہ تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت و سوانح اور جماعت احمدیہ کی تاریخ پر مختصر روشنی ڈالی - صدارتی تقریر کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا - اس کے بعد تمام سامعین کی مشروبات و لوازمات سے تواضع کی گئی -

مشاعرہ بعد نماز مغرب و عشاء ایک مشاعرہ ہوا جس میں ہماری جماعت کے شعراء نے اس دن کی اہمیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے متعلق بہت اونچی سطح کے اشعار پیش کئے اور بہت ترنم سے اپنی اپنی نظمیں سُنا کر حاضرین کو محظوظ فرمایا -

خاکسار مزید ایک روز وہاں قیام کر کے مورخہ ۲۶ ر مارچ کو کولمبو واپس پہنچا - ان ایام میں مسجد احمدیہ نگومبو میں بعد نماز فجر اور مغرب قرآن مجید کا درس دیتا رہا - اُس وقت مکرم بشیر احمد صاحب صدر جماعت باقاعدہ درس کو ٹیپ کر کے لے جاتے اور بازار میں اپنی چائے کی دُکان میں اسکو کئی دفعہ اپنے tape recorder کے ذریعہ سناتے - اِس طرح بہتوں کو تبلیغ پہنچانے کی توفیق ملتی رہی -

یوم مسیح موعودؑ کولمبو میں مورخہ ۲۶ ر مارچ شام کے چار بجے کولمبو مشن ہاؤس میں مکرم محمد حسن صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت یوم مسیح موعودؑ کے سلسلہ میں ایک جلسہ عام ہوا - جس میں تمام احباب جماعت اور بعض غیر از جماعت احباب کے علاوہ برعایت پردہ تمام مستورات نے بھی شرکت کی تھی - اِس جلسہ کو مکرم رفیع الدین صاحب مکرم احمد صاحب، مکرم محی الدین صاحب، مکرم محمد رفیق صاحب، مکرم شاہ محمد صاحب، مکرم سلیم الدین صاحب نے مخاطب کیا - آخر میں خاکسار نے ۱½ گھنٹہ تک حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت و سوانح اور تاریخ احمدیت میں سے مختلف ایمان افروز واقعات سُنائے - دُعا کے بعد یہ جلسہ خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا -

آل سری لنکا احمدیہ مسلم کانفرنس مورخہ ۲۶ ر مارچ کو منعقدہ یوم مسیح موعودؑ کے جلسہ کے بعد آل سری لنکا احمدیہ سنٹرل کمیٹی کا اجلاس خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں یہ فیصلہ ہوا کہ مورخہ ۲۲ ر ۲۳ ر اپریل میں نگومبو میں دو روزہ سالانہ کانفرنس بُلائی جائے - کانفرنس کو کامیاب بنانے اور اُس کیلئے متعلقہ انتظامات کیلئے مختلف کمیٹیاں بنائی گئیں -

بالآخر درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں کہ اِس کانفرنس کو خدا تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے کامیاب کر دے - اور بہتوں کو ہدایت کا موجب بنا دے - آمین ✦

"جماعتِ احمدیہ ایک رُوحانی رہنما"

سری لنکا سے شائع ہونے والے کثیر الاشاعت اخبار CHINTHAMANI. کے مورخہ ۲۶ ر مارچ کے ہفتہ وار ایڈیشن میں مذکورہ عنوان پر جماعتِ احمدیہ کے بارے میں ایک تعارفی مضمون شائع ہوا ہے - یہ مضمون مذکورہ اخبار کے نمائندہ MR. RATNAM کے ساتھ مورخہ ۲۲ ر مارچ کو کئے گئے خاکسار کے انٹرویو کا نتیجہ ہے اس مضمون میں محترم حضرت محمد ظفر اللہ خان صاحب اور خاکسار کی تصویریں بھی شائع ہوئی ہیں - خاکسار کی تصویر کے نیچے یوں مرقوم ہے :-

"تامل ناڈو احمدیہ مسلم مشن کے انچارج مولوی محمد عمر صاحب H.A. اب سری لنکا میں آئے ہوئے ہیں - آپ تامل رسالہ راہ امن کے ایڈیٹر ہیں پچھلے سولہ سال سے آپ اپنی جماعت کے تبلیغی فرائض سرانجام دے رہے ہیں - اگلے ماہ یہاں پر منعقد ہونے والی سالانہ کانفرنس کے انتظامات کے سلسلہ میں مصروف ہیں"

اس اخبار کے مضمون کا ترجمہ قارئین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل ہے - خاکسار محمد عمر مبلغ انچارج سری لنکا -

"جماعت احمدیہ کُلیتہً انسان کی روحانی ترقی کرتی ہے - اس کا مقصد انسان کا خدا کے ساتھ ایک زندہ تعلق قائم کرنا اور تمام مخلوقِ خدا کے درمیان پیار، محبت اور روا داری پیدا کرنا ہے -

احمدیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت محمد صلعم جو تمام عالمین کے لئے بطور رحمت کے تشریف لائے ہیں - آپؐ کے نقشِ قدم پر چلنے کے نتیجہ میں ہی انسان روحانی لحاظ سے ترقی کر سکتا ہے -

حضرت محمد صلعم نے جو مذہب دنیا کے سامنے پیش فرمایا ہے یعنی اسلام وہ ایک زندہ مذہب ہے - احمدیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ صرف اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جو تمام زمانوں اور ملکوں کے لئے مکمل رہنمائی کر سکتا ہے - ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ حضرت محمد صلعم کا یہ مشن اُن کے ساتھ ہی ختم نہیں ہوا ہے - بلکہ وہ جاری و ساری ہے - نبی کریم صلعم کی پیشگوئیوں کے مطابق پچھلے تیرہ صدیوں میں اسلام کی تجدید کے لئے ہر صدی کے سر پر خدا کی طرف سے مجددین آتے رہے ہیں - یہی اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے -

تمام مذاہب کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ جب کبھی دنیا میں ضلالت اور گمراہی پھیل جاتی ہے اور دھرم کا ناش ہوتا ہے تو خدا کی طرف سے مامورین و مرسلین آتے رہے ہیں - زمانہ نے اس بات کا ثبوت دیا ہے -

یسوع مسیح - بدھ - شری کرشن وغیرہ خدا کے مامورین ایسے ہی زمانوں میں تشریف لاتے رہے ہیں - جبکہ گمراہی اور ضلالت اور دھرم کا دور دورہ تھا - ایسے ہی ایک گمراہ کن زمانہ میں حضرت محمد صلعم تشریف لائے ہوئے تھے -

آج بھی دنیا میں ادھرم اور گمراہی کا دور دورہ ہے۔ ایسے ہی زمانہ میں تمام مذاہب کی طرف سے پیشگوئی کئے گئے موعود اقوام عالم مبعوث ہوئے ہیں۔

۱۴؍شوال ۱۲۵۰ھ تاریخ کو بمطابق ۱۳؍فروری ۱۸۳۵ء کو ہندوستان کے قادیان میں حضرت مرزا غلام احمدؑ پیدا ہوئے۔ ۱۸۸۹ء میں اُن کے ذریعہ قائم فرمودہ جماعت احمدیہ آج ساری دنیا میں پھیل کر اسلام کی تبلیغ کر رہی ہے۔

حضرت نبی کریمؐ کی بتائی ہوئی راہ کو اختیار کرتے ہوئے خدا کی طرف سے مبعوث ہوئے امام مہدی نے ساری دنیا میں حق و صداقت کا پیغام پہنچایا ہے۔ آج افریقہ کے ملک میں یہ جماعت وسیع پیمانے پر پھیلی ہوئی ہے بشمول ممالک عرب مختلف مغربی ممالک میں یہ جماعت پھیلتی جارہی ہے۔ یہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ یہ جماعت مشرق و مغرب کو ملانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

اِس زمانہ میں جب کہ مسلمان اِسلام کی صحیح تعلیمات کو چھوڑ کر بے دینی کو اختیار کر رہے ہیں جماعت احمدیہ نہایت دلیری سے اور کسی سے خوف کھائے بغیر اسلام کی صحیح تعلیمات اور قرآن کریم کی اہمیت و عظمت کو ساری دنیا میں پھیلانے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

عالمی عدالت کے سابق چیف جسٹس، اقوام متحدہ کے سابق صدر اور حکومت پاکستان کے سابق وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خان جیسی عالمی شخصیتیں احمدیہ جماعت کی تبلیغ میں مغربی ممالک میں سرگرم عمل ہیں۔

آج دنیا میں دو کروڑ کے لگ بھگ (اصل میں ایک کروڑ ہے۔ مترجم) احمدی حضرات اس جماعت کے ذریعہ اسلام کی خدمت بجالا رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ کوئی سیاسی جماعت نہیں ہے۔ لیکن مختلف سیاسی جماعتوں کی طرف سے عوام کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس کے ازالہ کے لئے یہ لوگ خدا سے دعائیں کرتے ہیں۔ حکومتِ وقت کے خلاف کسی قسم کی تحریک میں حصہ لئے بغیر عوام کو خدا کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ کرنے کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔

ہندوستان میں اور سری لنکا میں بھی جماعت احمدیہ ترقی کی طرف قدم بڑھا رہی ہے۔ مختلف اقوام و ملل کے درمیان اتحاد و اتفاق اور محبت و رواداری پیدا کرنے والی اس جماعت نے اگر لوگوں کے دلوں میں جگہ گھر کرلی ہے تو اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں۔

سری لنکا میں بھی یہ جماعت بہت تندہی سے کام کر رہی ہے۔ تعلیمیافتہ اور عوام سب کے سب اس جماعت کے اعلیٰ مقصد کو دیکھ کر مکمل تعاون کر رہے ہیں۔ یہ لوگ مختلف اطراف میں دار التبلیغ مسجد۔ لائبریری اور دار المطالعہ وغیرہ بنا کر لوگوں کی خدمت کر رہے ہیں۔

اگلے ماہ اپریل میں آل سری لنکا احمدیہ ایسوسی ایشن کی طرف سے وسیع پیمانے پر ایک کانفرنس منعقد کرنے کی کارروائیاں جاری ہیں۔"

(chinthamani weekly Edition. Page-4-۲۴-۳-۷۸)

ماہانہ رپورٹ لجنات اماء اللہ بھارت

ہر لجنہ کا فرض ہے کہ مہینہ ختم ہوتے ہی ماہانہ رپورٹ دفتر لجنہ مرکزیہ میں بھجوائیں تاکہ لجنہ کے صحیح کام کا پتہ چل سکے اگر مہینہ ختم ہونے کے بعد پندرہ تاریخ تک رپورٹ نہ ملی یا اُس کے بعد ملی تو اُن کا نام شائع ہونے سے رہ جائیگا۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

ماہ جنوری ۱۹۷۸ء کی ماہانہ رپورٹ بھجوانے والی لجنات:- قادیان۔ حیدر آباد سکندر آباد۔ مدراس۔ یادگیر۔ بنگلور۔ شیموگہ۔ شاہجہانپور۔ رانچی۔ برہ پورہ۔ چنتہ کنٹہ۔ اودے پور کٹیا۔ پنکال۔ بھدرک۔ کرڈاپلی۔ دھواں ساہی۔ بھدرواہ۔ سرلونیا گاؤں۔ راٹھ۔ جمشید پور۔ برلیتھہ۔

ناصرات:- قادیان۔ حیدر آباد۔ بنگلور۔ چنتہ کنٹہ۔ شیموگہ۔ مدراس۔ سرلونیا گاؤں۔

ماہ فروری ۱۹۷۸ء لجنات:- قادیان۔ سکندر آباد۔ مدراس۔ شیموگہ۔ شاہجہانپور۔ رانچی۔ برہ پورہ۔ بھوبنیشور۔ اودے پور کٹیا۔ امروہہ۔ کرڈاپلی۔ دھواں ساہی۔ بھدرواہ۔ سرلونیا گاؤں۔ راٹھ۔ جمشید پور۔ برلیتھہ۔ چنتہ کنٹہ۔

ناصرات:- قادیان۔ چنتہ کنٹہ۔ مدراس۔ کرڈاپلی۔

رپورٹ ہائے جلسہ یوم مسیح موعودؑ

مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے جلسہ ہائے یوم مسیح موعودؑ کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ لیکن تاخیر سے موصول ہونے اور عدم گنجائش کی بناء پر صرف نام درج کئے جا رہے ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکی مساعی میں برکت ڈالے آمین۔ (ایڈیٹر بدر)۔ شاہجہانپور۔ بھدرواہ۔ سملیہ (بہار)۔

اِعلاناتِ نکاح

(۱) — مورخہ ۲۴-۳-۷۸ بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ ذاکرہ پروین بنت مکرم ماسٹر عبد الحمید صاحب امروہہ کا نکاح عزیز لیاقت علی ابن مکرم ریاض احمد صاحب صدر جماعت امروہہ کے ساتھ مبلغ ڈیڑھ ہزار روپے حق مہر کے عوض فرمایا۔

(۲) — عزیز ظہیر عالم ابن مکرم ارشاد احمد صاحب امروہہ کے نکاح کا اعلان عزیزہ قمر جہاں بنت مکرم سعید احمد صاحب مرحوم امروہہ کے ساتھ مبلغ ڈیڑھ ہزار روپے حق مہر کے عوض فرمایا۔

اس خوشی کے موقعہ پر عزیز لیاقت علی صاحب نے اعانت بدر میں ۵/- روپے اور عزیز ظہیر عالم صاحب نے ۵/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔

احباب کرام سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر جہت سے جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین۔ خاکسار۔ فرید احمد کارکن وقف جدید قادیان۔

(۳) — سکینہ بانو صاحبہ بنت مکرم عبد الغفار صاحب لون ساکن ناصر آباد کا نکاح مکرم غلام محی الدین صاحب بٹ ولد مکرم عبد الغنی صاحب بٹ ناصر آباد کے ساتھ مبلغ ۳۰۰۰/- روپے حق مہر کے عوض خاکسار شیخ حمید اللہ مبلغ ناصر آباد نے بمقام ناصر آباد کشمیر مورخہ ۲۶-۳-۷۸ کو پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔ اس موقعہ پر مکرم خواجہ عبد الغنی صاحب بٹ نے ۲/- روپے مساجد فنڈ مقامی میں دیئے ہیں۔

خاکسار۔ شیخ حمید اللہ مبلغ ناصر آباد

وِلادت

(۱) — مورخہ ۲۹-۳-۷۸ کو مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد مبلغ آسنور (کشمیر) کے ہاں اللہ تعالیٰ نے پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم محمد یونس صاحب اسلم درویش مرحوم کی نواسی ہے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ زچہ بچہ کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور بچی کو قرۃ العین بنائے۔ (ایڈیٹر بدر)

(۲) — خاکسار کی بیٹی عزیزہ نصیرہ بیگم سلمہا کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۲۲-۳-۷۸ کو پاکستان میں پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام "ثمینہ انجم" تجویز کیا گیا ہے۔

احباب کرام زچہ بچہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعا فرمائیں نیز میرے داماد عزیز احمد صاحب ڈوگر کی دینی و دنیوی ترقیات اور کاروبار میں برکت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار نے اس خوشی میں ۵/- روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں۔

خاکسار۔ شریف احمد ڈوگر درویش قادیان

(۳) — محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید فضل الرحمٰن صاحب مرحوم آف خوردہ اعلان کرواتی ہیں کہ انکے فرزند مکرم ڈاکٹر سید مبشر احمد صاحب اور محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ لیڈی ڈاکٹر بنت مکرم سید محمد شاہ صاحب سیفی بیج بہاڑا (کشمیر) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بچے کی پیدائش میجر آپریشن سے ہوئی ہے۔ احباب سے درخواست کرتی ہیں کہ زچہ بچہ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے دُعا فرمائیں۔ ڈاکٹر سید مبشر احمد صاحب اور اُنکی اہلیہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ، سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر افریقہ میں بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے کچھ عرصہ بعد جانے والے ہیں۔ مقبول خدمات کی توفیق پانے کے لئے بھی درخواست دُعا کرتی ہیں۔ خاکسار۔ جلال الدین نیّر انسپکٹر بیت المال آمد۔

درخواستہائے دُعا

۱۔ خاکسار کے والد بزرگوار حضرت مرزا برکت علی صاحب صحابی ربوہ کے متعلق اطلاع ملی تھی کہ گر جانے سے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ اب الفضل سے معلوم ہوا ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب سلمہ اللہ کا علاج ہو رہا ہے۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ بھی ہومیو پیتھک ادویہ دے رہے ہیں۔ درد میں کچھ افاقہ ہے لیکن نقاہت بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ درد مندانہ دُعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے میرے ابا جان کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

خاکسار۔ مرزا منور احمد درویش قادیان۔

۲۔ مکرم منظور احمد صاحب حیدر آباد کا اپنی زمین کا ایک مقدمہ چل رہا ہے۔ جس سے وہ کافی پریشان ہیں۔ مقدمہ میں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ مظفر احمد فضل قادیان۔

خطبہ جمعہ کا خلاصہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

حضور نے فرمایا ہماری جماعت کی اجتماعی ذمہ داری محض چندے دینے سے پُوری نہیں ہوتی چندہ تو ہمارے مقصد کے حصُول کا ایک ذریعہ ہے۔ ورنہ ہماری اصل ذمہ داری یہ ہے کہ ہم دین کی تبلیغ و اشاعت کریں اور اپنی آئندہ نسلوں کی تعلیم و تربیت کی فکر کریں۔ اب ہماری جماعت کی چوتھی نسل کی پیدائش شروع ہو چکی ہے۔ یہ نسل جب جوان ہو گی تو غلبۂ اسلام کی جدّوجہد ایک ایسے زمانہ میں داخل ہو چکی ہو گی جو ہمارے نزدیک غلبۂ اسلام کا زمانہ ہو گا۔ غلبۂ اسلام کے یہ معنے نہیں ہیں کہ حکومتیں مل جائیں گی بلکہ یہ ہیں کہ اسلام کی حسین تعلیم اور رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حُسن و احسان کے جلوے دُنیا کی اکثریت کے قلوب کو موہ لیں گے۔! اسلام میں جو لوگ نئے داخل ہوں گے وُہ یہ مطالبہ کریں گے کہ عملی زندگی میں اسلام کے نمونے ہمارے سامنے پیش کرو۔ ظاہر ہے کہ اس سوال کا جواب ہمیں زبان سے نہیں بلکہ عمل سے دینا ہو گا۔ یہ عملی نمونہ ہی ہماری آئندہ نسلوں کی راہ نمائی کر سکتا ہے۔ اس نمونے کو قائم کرنے اور قائم رکھنے کے لئے جو اخراجات ہم کرتے ہیں اُن کے لئے ہم چندے دیتے ہیں۔ اب صاف ظاہر ہے کہ اصل اہمیت چندوں کی نہیں ہے بلکہ اس کام کی ہے جو ان چندوں سے ہوتا ہے۔ ہماری سب ضروریات تو اللہ تعالےٰ خود اپنے فضل سے پوری کرتا ہے۔ جماعت خُدا کے فضل سے اتنی مالی قُربانی کرنے والی ہے اور پھر اس کی اس قربانی میں اللہ تعالےٰ اتنی برکت ڈالتا ہے کہ دُوسرے اس کا اندازہ ہی نہیں لگا سکتے۔ مالی قُربانی کے ذکر کے ضمن میں حضوُر نے جماعت کو اس طرف بھی توجہ دلائی کہ صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال کے اختتام میں اب ایک ماہ اور چند دن اَور باقی رہ گئے ہیں۔ اِس لیۓ عہدیدارانِ جماعت اور احباب کو چاہیۓ کہ وہ لازمی چندہ جات کے سلسلے میں اپنی ذمہ داریوں کو وقت کے اندر پُورا کرنے کی کوشش کریں تاکہ پھر ہم اپنی اصل ذمہ داریوں کو پورا کر سکیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنی نسلوں کو سنبھالنے، اُن کی صحیح تربیت کرنے اور اپنی تمام دینی ذمہ داریوں کو پُورا کرنے کی توفیق بخشے آمین ؁

(الفضل ۲۵ مارچ ۱۹۷۸ء)

اعلانِ نکاح

مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مشن لندن نے مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۷۸ء کو جمعہ کی نماز کے بعد عزیز اسماعیل نوری بی۔اے ابن مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی درویش نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ عزیز اسماعیل نوری کا نکاح تین ہزار پونڈ مہر پر فوزیہ امین سلمہا بنت مکرم محمد امین صاحب ساؤتھ ہیرو۔ مڈل سیکس انگلینڈ سے قرار پایا ہے۔ مجلس نکاح میں حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب اور کثیر احباب جماعت نے شرکت کرتے ہوئے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا فرمائی۔ عزیز اسماعیل نوری دورِ درویشی کے پہلے بچے ہیں۔ اور قادیان سے بی۔اے کرنے کے بعد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اگست ۱۹۷۴ء میں مغربی جرمنی چلے گئے تھے۔ عزیزہ فوزیہ امین سلمہا مرحوم مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر زود نویس کے بھائی محمد اسحٰق صاحب کی پوتی ہیں۔ اور اُن کے والد صاحب لندن ہی میں رہائش رکھتے ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ دونوں خاندانوں کے لئے یہ رشتہ مبارک کرے۔ (ایڈیٹر بدر)

ولادت

میری بیٹی عزیزہ ناصرہ سلطانہ مقیم ملتان (پاکستان) کو خدا تعالیٰ نے مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۷۸ء کو دو جڑواں بیٹے عطا فرمائے ہیں۔ نومولود، عزیزم ابرار احمد کے بیٹے اور مکرم قاضی محمد شریف صاحب آف ملتان کے پوتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودین کو صحت و سلامتی کی لمبی عُمر دے، نیک، صالح اور خادمِ دین بنائے۔ آمین

اِس خوشی کے موقعہ پر خاکسار نے مبلغ پانچ روپے اعانتِ بدر میں جمع کروائے ہیں۔ خاکسار اپنے لیۓ اور اپنے اہل و عیال کے لیۓ بھی درخواستِ دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔

خاکسار: مستری دین محمد ننگلی درویش قادیان

منقولات

مسٹر ذُوالفقار علی بھٹو اور چار دیگر اشخاص کو سزائے موت کا حکم دے دیا گیا

نواب محمد احمد خان کے مقدمۂ قتل میں پنجاب ہائی کورٹ کے فُل بنچ کا فیصلہ

لاہور ۱۸ مارچ۔ آج صبح لاہور ہائی کورٹ کے فُل بنچ نے متفقہ طور پر نواب محمد احمد خاں کے مقدمۂ قتل کا فیصلہ سُنا دیا۔ عدالت نے اس مقدمہ کے بڑے ملزم مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اور چار دیگر اشخاص کو سزائے موت کا حکم دیا اور انہیں سُپریم کورٹ میں اپیل کرنے کے لئے سات دِن کی مُہلت دینے کا اعلان کیا۔ مسٹر بھٹو کے علاوہ چار دیگر ملزموں کے نام یہ ہیں:۔ میاں محمد عباس، رانا افتخار احمد، ارشد اقبال اور غلام مصطفےٰ۔ عدالت نے دو ملزموں یعنی مسعود محمود اور غلام حسین کو جو وعدہ معاف گواہ بن گئے تھے بری کرنے کا حکم دیا۔ فیصلہ سُنانے کے وقت مسٹر بھٹو اور دیگر چاروں ملزم عدالت میں موجود تھے۔ ملزموں کو مختلف جرائم کے سلسلہ میں قید بامشقت کی سزاؤں کا حکم بھی دیا گیا۔

عدالت کا فیصلہ ۴۰۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ فیصلے میں بتایا گیا ہے کہ اس مقدمہ کے بڑے ملزم پر جو الزامات لگائے گئے تھے وہ پُوری طرح ثابت ہو گئے ہیں۔ مسٹر بھٹو نے فیڈرل سکورٹی فورس کے عملہ کو اپنے ذاتی دُشمنوں سے انتقام لینے کے لئے استعمال کیا۔ انہوں نے من مانے طریق سے ایک پاکستانی شہری کی جان لی۔ اور اپنے آپ کو قانون سے بالاتر تصوّر کیا۔ لہٰذا وہ عبرتناک سزا کے مستحق ہیں۔ اور اس مقدمہ میں اصل مجرم وہی ہیں۔

یاد رہے کہ نواب محمد احمد خاں کو جو احمد رضا قصوری کے والد تھے، ۱۱ نومبر ۱۹۷۴ء کو قتل کیا گیا تھا۔ اُن کے قتل کے الزام میں ہائی کورٹ میں یہ مقدمہ ۹ نومبر ۱۹۷۷ء کو شروع ہوُا تھا جو ماہِ مارچ کے پہلے ہفتہ تک جاری رہا۔

(الفضل ۱۹ مارچ ۱۹۷۸ء)

درخواستِ دُعا:۔ محترم اللہ دتہ صاحب گنائی جلنگھم انگلینڈ نے مندرجہ ذیل احباب کی طرف سے ۶۵۶-۰۴ روپے صدقہ کی رقم ارسال کی ہے احباب ان سب کے لئے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر رہے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جلنگھم۔ مکرم حبیب احمد صاحب کھوکھر۔ مکرم مشرف محمود صاحب گنائی۔ مکرمہ زرینہ بیگم صاحبہ گنائی۔ محترم اللہ دتہ صاحب گنائی۔ (خاکسار عبد القدیر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.
PHONES:- 52325/52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار۔ کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
آٹو ونگس
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

زیر تیاری فلم

"مسیح علیہ السلام کی تلاش میں" فلم کی امریکن پارٹی کے انچارج کی قادیان میں آمد!!

از جناب شیخ عبدالحمید صاحب عاجز قائم مقام ناظر امور عامہ قادیان

آج سے نوّے سال قبل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پاکر اعلان فرمایا کہ حضرت مسیح ناصری صلیبی موت سے بچ کر بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں کشمیر کے لمبے سفر پر روانہ ہوئے۔ اور یہاں پہنچ کر آپ اپنا روحانی پیغام پہنچاتے رہے۔ حتیٰ کہ ۱۲۰ سال کی عمر میں آپ کی وفات بھی اسی علاقہ میں ہوئی۔ اور سرینگر محلہ خانیار میں مدفون ہوئے۔ آپ نے بادلائل واضح کیا کہ اِس جگہ یوز آسف کا جو مقبرہ مشہور ہے وہ حضرت مسیح علیہ السلام ہی کی قبر ہے۔ حضورؑ کی اس بات کو اُس وقت کوئی اہمیت نہ دی گئی۔ بلکہ مسلمان علماء اور عیسائی منادوں نے اس کی شدت سے مخالفت کی۔ لیکن جوں جوں وقت گزرتا گیا اِس نظریے کی تائید میں اَور بہت سے تائیدی شواہد منظرِ عام پر آتے چلے گئے۔ اِسی سلسلہ میں مغرب کے دانشوروں کی توجہ اس طرف مبذول ہونے لگی ہے کہ فی الواقع حضرت مسیح علیہ السلام صلیبی موت سے بچ کر ایک لمبے سفر پر روانہ ہوئے۔

اِسی کے ماتحت دُنیا کی مشہور ھالی وُڈ فلم کمپنی نے "مسیح کی تلاش میں" کے عنوان سے ایک فلم تیار کرنے کا عملی قدم اُٹھایا ہے۔ حکومتِ ہند کی اجازت کے بعد اس کمپنی کی ایک پارٹی ہندوستان وارد ہوئی ہے وہ سری نگر بھی جانے والی ہے۔

مقامی طور پر قادیان میں دلّی سے بذریعہ فون اطلاع ملی کہ پارٹی لیڈر مسٹر ولیم گلیڈسٹون پروفیسر ہارورڈ یونیورسٹی امریکہ ۸؍اپریل کو بذریعہ ہوائی جہاز امرتسر پہنچ رہے ہیں۔ وہ قادیان بھی آئیں گے چنانچہ ہوائی اڈہ پر موصوف کے استقبال کیلئے قادیان سے سلسلہ کی کار پر خاکسار کے ہمراہ مکرم قریشی منظور احمد صاحب سوز اور مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب پہنچے۔ دس بجے ہوائی جہاز پہنچا۔ پروفیسر موصوف کے ساتھ وزارتِ خارجہ حکومتِ ہند کے ایک رابطہ آفیسر شری پی۔ این۔ گلہاٹی بھی تھے۔ دونوں معزز مہمانوں کو جماعت کی طرف سے خوش آمدید کہتے ہوئے ہار پہنائے اور جلد قادیان کی طرف روانہ ہوئے۔

طے شدہ پروگرام کے مطابق قادیان میں مسجد مبارک کے گیٹ پر محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قائم مقام امیر مقامی کی قیادت میں مقامی احبابِ جماعت نے بھاری تعداد میں پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ معزز مہمانوں کی کار جونہی گیٹ کے قریب آکر رُکی اھلاً وّ سھلاً و مرحبا کے نعروں کے ساتھ خوش آمدید کہا گیا۔ اور ہار پہنائے گئے۔ مہمان خانہ میں دوپہر کا کھانا کھانے اور کچھ دیر آرام کرنے کے بعد موصوف کو مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کروائی گئی۔ مہمانوں کی قادیان میں تشریف آوری سے قبل ہی مسجد مبارک کے بڑے بورڈوں پر WELCOME کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انگریزی الہامات جلی حروف میں لکھوا دیئے گئے تھے۔ جسے معزز مہمانوں نے اشتیاق سے پڑھا۔ اور بورڈوں کے پاس کھڑے ہوکر اِس طور پر گروپ فوٹو لئے کہ پوری عبارت فوٹو میں آجائے لٹریچر برانچ میں ہر دو مہمانوں کی خدمت میں انگریزی ترجمۃ القرآن کا ایک ایک نسخہ بھی تحفۃً پیش کیا گیا۔ رات دونوں مہمانوں نے مہمان خانہ میں ہی قیام کیا — !!

اگلے روز ۹؍اپریل کی صبح کو چونکہ پارٹی کے باقی چار افراد براستہ واہگہ بارڈر آنے والے تھے اور پارٹی کا فلم سازی کا سامان لانے کی اجازت کے سرکاری کاغذات مسٹر گلیڈسٹون کے پاس تھے اِس لئے ہر دو مہمان سلسلہ کی کار پر صبح ۷½ بجے نہایت اچھا اثر لے کر بارڈر کے لئے روانہ ہوگئے۔ انہیں بارڈر تک الوداع کرنے کے لئے خاکسار مکرم قریشی منظور احمد صاحب سوز اور عزیز محمد اکبر صاحب ایم۔ اے گئے۔ واہگہ بارڈر سے آنے والی پارٹی میں ایک خاتون لیڈر مس سوایا بھی تھیں جنہیں قرآنِ کریم انگریزی کا ایک نسخہ اور دوسرا اسلامی لٹریچر تحفۃً پیش کیا گیا۔ اس کے بعد پارٹی اپنے طے شدہ پروگرام کے مطابق بارڈر سے ہی دھرم سالہ کے لئے روانہ ہوگئی۔

ھالی وُڈ کی یہ فلم ساز کمپنی جن میں ہاورڈ یونیورسٹی کے امریکن پروفیسر اپنے کالج سے رخصت لے کر شامل ہوئے ہیں۔ دھرم سالہ سے چنڈی گڑھ، پھر چنڈی گڑھ سے بذریعہ ہوائی جہاز لداخ جانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ لداخ سے ۱۶؍اپریل کو چنڈی گڑھ پہنچیں گے۔ اور اگلے روز چنڈی گڑھ سے قبرِ مسیحؑ کے سلسلہ میں سری نگر کا پروگرام ہے۔ جہاں مرکز کی طرف سے مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغِ سلسلہ کو اُن سے تعاون کرنے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔

واضح ہو کہ ماہِ مئی میں کمنن ویلتھ؟ پر ایک بین الاقوامی سیمینار لندن میں ہو رہا ہے۔ جس کے ایک ماہ بعد جون میں لندن ہی میں جماعتِ احمدیہ کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیبی موت سے بچ جانے کے متعلق ایک بین الاقوامی کانفرنس ہو رہی ہے

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس بین الاقوامی کانفرنس کو اسلام اور احمدیت کی ترقی اور رُوحانی غلبہ کا شاندار ذریعہ بنائے۔ اور سعید رُوحوں کو قبولِ حق کی توفیق عطا فرمائے۔

◎

تحریک جدید کا مالی سال ختم ہو رہا ہے

از محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قائم مقام وکیل الاعلیٰ

احبابِ کرام! کبھی وہ زمانہ تھا کہ اشاعتِ دین کی خاطر معمولی رقم کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فکرمند ہوتے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ مال بکثرت آئیں گے اور یہ وعدۂ الٰہی نہایت شان سے ہمیشہ پورا ہوتا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی وعدۂ الٰہی تھا کہ انصارِ دین کے اموال میں بھی برکت بخشی جائے گی۔ یہ وعدہ بھی عجیب شان سے پورا ہو رہا ہے۔ چار سال قبل ہمسایہ ملک میں تکفیر کا تبر چلایا گیا۔ قتل و غارت کا بازار گرم کیا گیا۔ احمدی وکلاء اور تاجروں وغیرہ پر پہرے بٹھلائے گئے۔ اور ہر طرح کا سوشل بائیکاٹ کیا گیا۔ اور مقصد یہ بتایا گیا کہ جمعیتِ احمدیت کا شیرازہ بکھیر دیا جائے۔ اور احمدی فقیروں کا کشکول پکڑنے پر مجبور ہوں۔ بیشک کئی درجن احمدی شہید ہوئے لیکن اس سے جماعت کی استقامت اور صبر و استقلال اور جذبۂ قربانی دُنیا پر روشن ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ نے اِس قربانی میں اس کی ترقی کے سامان کر دیئے اور جماعت کے اموال میں اعلیٰ درجہ کی برکت بخشی۔ لاکھوں روپیہ چندہ ہر سال بڑھ رہا ہے۔ اور ہزارہا نفوس احمدیت قبول کر رہے ہیں۔ مخالفین کے منصوبے خاک میں مل گئے۔

اے میرے پیارے مجاہدینِ تحریکِ جدید! کتنے بڑے ایمان افزا نشانات ہم نے دیکھے۔ کیا پھر بھی ہم چندہ تحریک جدید ادا کرنے میں قدم آگے نہ بڑھائیں گے اور مسابقت الی الخیرات کا بہترین نمونہ نہ دکھائیں گے؟ تحریکِ جدید کا مالی سال ختم ہو رہا ہے اس میں بیس ہزار روپے کی ابھی کمی ہے۔ متعدد صاحبِ توفیق افراد کی ادائیگی کی طرف مرکز چشم براہ ہے۔ اے اللہ تعالیٰ! تو ان کو توفیق دے کہ وہ نصرتِ دین میں شریک ہوکر الٰہی برکات سمیٹ سکیں۔ آمین ثم آمین۔

موجودہ مالی سال ختم ہو رہا ہے — فوری توجہ کی ضرورت ہے

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا موجودہ مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ اب صرف چند یوم باقی ہیں۔ ہندوستان کی متعدد جماعتیں جن کا چندہ بجٹ کے مطابق مرکز کو وصول نہیں ہوا ان کی خدمت میں اس کمی کو پورا کرنے کے لئے تحریر کیا جا چکا ہے۔ لہٰذا احبابِ جماعت اور عہدیدارانِ مال کو اب ان بقیہ چند ایام میں فوری توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ جن جماعتوں کے پاس وصول شدہ چندہ مرکز میں قابلِ ترسیل ہے اُن کی خدمت میں گزارش ہے کہ بلا توقف ساتھ کے ساتھ مرکز میں بھجواتے رہیں۔ تاکہ مالی سال ختم ہونے سے قبل چندہ کی رقوم مرکز میں وصول ہو کر جماعتوں کے حساب میں شمار ہو سکے۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

درخواست ہائے دُعا

احباب براہِ کرم مندرجہ ذیل احباب کے لئے دُعا فرمائیں:-

(۱) — محترم حکیم محمد دین صاحب کے بیٹے عزیز نصیر الدین صاحب، لونڈا (کرناٹک) میں تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔

(۲) — محترم اے۔ حمید صاحب جگو ماریشسی انگلستان میں قانون کی تعلیم پا رہے ہیں۔ مخلص احمدی ہیں اور تبلیغ میں حسبِ سابق سرگرم ہیں۔ اعلیٰ کامیابی کے لئے درخواستِ دُعا کرتے ہیں۔

(۳) — جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب لندن کے برادر محترم چوہدری عبدالرشید صاحب کے دونوں بچے بہت بیمار ہیں۔

خاکسار ملک صلاح الدین قائم مقام امیر مقامی قادیان۔